اوصاف
جمیل ملک

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اوصاف

اوصاف

(حمد و نعت)

۱۹۴۸ء تا ۱۹۹۷ء

○

صورتِ حمدِ خداؑ نعتِ رسولؐ
آج ازبر ہوا قرآں مجھے

جمیل ملک

سرورق:	بشیر موجد
کمپوزنگ:	اختر شیخ
تعداد:	پانچ سو
اشاعت (طبع اول)	دسمبر 1997ء
طباعت:	فیض الاسلام پرنٹنگ پریس راولپنڈی
ناشر:	نوید پبلشرز، این/222، پراچہ سٹریٹ، راولپنڈی
قیمت:	150 روپے

انتساب

والدِ گرامی ملک کریم بخش پراچہ کی
محبتوں، ریاضتوں اور عبادتوں کے نام
بیکراں محبت کے ساتھ

○

ہر ایک لب پہ

حسنِ ترتیب

○○○○

بات مختصر

"اوصاف" جمیل ملک کی نصف صدی کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری کا مجموعہ ہے۔ گذشتہ نصف صدی سے جمیل ملک پاکستان کی ادبی زندگی میں تازہ کاری' فنی حسن اور ندرتِ اظہار کے حوالے سے ایک اہم نام رہا ہے۔ آغاز میں ادب میں ہمہ جہت زندگی کے بو قلموں عکاس اور نادر شعری تجربات کرنے والے شاعر کی حیثیت سے' اب پختہ کار استاد فن کی حیثیت سے۔ جمیل ملک نے جب شعرگوئی کا آغاز کیا تو پوٹھوہار کے خطے میں انجم رضوانی' عبدالعزیز فطرت کا سکہ چلتا تھا۔ اس فضا میں بھی جمیل نے اپنی ٹکسال لگانے کا فیصلہ کیا اور تاریخ ادب گواہ ہے کہ جمیل کی ٹکسال میں ڈھلے سکوں کو کھرے سکے ہی تسلیم کیا گیا۔ یہ کھوٹے قرار نہیں پائے۔

جمیل ملک سے میری پہلی ملاقات پچاس کی دہائی کے آغاز میں ہوئی۔ اسی دہائی کے شروع میں ریڈیو پاکستان راولپنڈی قائم ہوا اور یہ ادارہ ادبی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا۔ ریڈیو پاکستان کے پہلے ڈائریکٹر جنرل جناب ذوالفقار علی بخاری ایسی طلسمی شخصیت تھے کہ وہ جہاں بھی جاتے اس شہر کے ادبی اور فنی حلقوں میں جان پڑ جاتی وہ وہاں کے اہل علم' اہل فن سے ضرور ملتے۔ اس میں استادِ فن یا مبتدی کی کوئی تمیز نہیں ہوتی تھی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ Talent Hunting براڈ کاسٹر کی حیثیت سے بخاری صاحب کی شخصیت کا اہم جزو تھا۔

ہر شہر جہاں ریڈیو سٹیشن قائم ہوتا وہاں کے پروگرام سٹاف کا فرض ہوتا تھا کہ بخاری صاحب کے دورے کے موقع پر ایسی محفلوں کا اہتمام کریں جہاں بخاری صاحب مقامی شاعروں' ادیبوں' عالموں اور فنکاروں سے بے تکلف انداز میں مل سکیں۔ وہ محفلیں نئے جوہر قابل کی شناخت کا بھی وسیلہ بنتیں۔

راولپنڈی ریڈیو سٹیشن کے قیام کے ابتدائی دور میں بخاری صاحب راولپنڈی تشریف لائے۔ عطا حسین کلیم نے مرحوم تجمل حسین اختر کے گھر پر ایک محفلِ شعر کا اہتمام کیا۔ اس

محفل میں جمیل ملک بھی شریک تھا۔ وہیں میں نے جمیل ملک کو سنا۔ محفل کا رنگ خوب جما اور بخاری صاحب نے ترنم سے بھی اور تحت اللفظ میں اپنا کلام سنایا۔ محفل کافی طویل ہو گئی تو بخاری صاحب نے اپنی بیاض ڈرامائی انداز میں بند کرتے ہوئے جناب محمود نظامی' سٹیشن ڈائریکٹر ریڈیو پاکستان راولپنڈی' سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا "نظامی صاحب' اب صاحب خانہ سے اجازت لی جائے"۔ نظامی صاحب نے شرارتی مسکراہٹ سے کہا "بخاری صاحب' صاحب خانہ تو مجھ سے اجازت لے کر کب کے جا چکے' اب آپ ہمیں اجازت دیں"۔

محفل کے بعد واپس ریڈیو سٹیشن جاتے ہوئے بخاری صاحب فرمانے لگے۔

"یارو! یہ نوجوان جمیل ملک Genuine شاعر ہے۔ اس کی ترقی پسندی پر نہ جانا۔ وہ تو آج کل ادبی فیشن ہے۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ وہ شعر میں اپنا انفرادی مقام بنائے گا"۔

جمیل ملک نے اپنی شاعری میں ترقی پسند رویہ برقرار رکھا۔ لیکن اس نے ترقی پسندوں کی سیاسی یا سماجی مقصدیت کو اپنی شعری منزل کبھی نہیں بنایا۔ اس کے جتنے شعری مجموعے اب تک شائع ہوئے ہیں وہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ جمیل نے شعری حسن کو مقصدیت پر قربان نہیں کیا۔

پچھلے بیس تیس برسوں میں نظم اور غزل کے مستند شاعر حمد' خصوصاً نعت گوئی کی طرف اپنی تمام تر شعری صلاحیتوں اور دینی عقیدتوں اور جذباتی لگن کے ساتھ مائل ہوئے ہیں۔ عقیدتوں کی شاعری اس سے قبل مخصوص انداز اور روش پر ہی چلتی رہی۔ اب حمد و نعت محدود روش چھوڑ کر شعر کے کھلے مرغزاروں میں جلوہ فرما ہے۔ جدید نعت خصوصاً علامہ اقبال کے اس رویے کی پیروکار ہے جس میں پیغمبر اسلامؐ کے ظاہری حسن و جمال کی مدح سرائی کے ساتھ آنحضورؐ کے مشن' مقصدِ نبوت اور تربیتِ کردارِ مومن کی طرف واضح اور کھلے اشارے ملتے ہیں۔ علامہ محمد اقبال کی نعت گوئی میں یہ نیا انداز عقیدت و مدحت نمایاں ہے جیسے

عالمِ آب و تاب میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب
شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقرِ جنید و بایزید تیرا جمالِ بے نقاب

یا پھر

بوریا ممنونِ خوابِ راحتش
تختِ کسریٰ زیرِ پائے امتش

دور حاضر میں احمد ندیم قاسمی کے یہ شعر اسی اندازِ نعت گوئی کی مثال ہیں:

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا
لوگ کہتے ہیں کہ سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

جمیل ملک کی نعتیں بھی اسی جدید اندازِ نعت گوئی کی ترجمان ہیں۔ اسی لئے شاید جمیل نے اس مجموعے کا نام "اوصاف" رکھا ہے۔ اس مجموعے میں شامل حمدیہ اور نعتیہ کلام خدائی اوصاف اور اوصافِ نبی کا شارح ہے۔ البتہ عقیدت کی اس شاعری کا مرکزی نقطہ انسان گری ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ عقیدت کی شاعری میں نعتیہ کلام حمد کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے۔ وجہ شاید یہی ہے کہ انسانی ادراک کے لئے لامکاں، ماورائے زمان و مکاں خالقِ حقیقی کا تصور زیادہ دشوار ہوتا ہے اور یہاں ذہنِ بشر ڈگمگا جاتا ہے، اس کے مقابلے میں رحمتِ اللعالمینؐ اور محسنِ انسانیتؐ کا ادراک آسان ہے۔ بشری تقاضے سے۔

لیکن "اوصاف" میں شامل حمدیہ کلام میں باری تعالیٰ کے ادراک کے دشوار یا ناممکن ہونے کی فضا نہیں ہے۔ وجہ اس کی شاید یہ ہے کہ جمیل ملک، ذات و صفات کے بیان میں ماورائے طبیعات فضاؤں میں پرواز کے انسانی Frame of Reference میں رہتے ہوئے حمد کہتا ہے۔ یعنی وہ ایک Personalised God کی حمد کہتا ہے اور انسانیت کے حوالے سے خالقِ مطلق کا ذکر کرتا ہے۔ حمدیہ نظم میں جمیل ملک نے ایک عملی مسلمان کی طرح اللہ تعالیٰ کے ذاتی اور صفاتی تصورات کو یکجا کر لیا ہے۔ صحیح العقیدہ مومن کی طرح جمیل ملک خدا کو ماورائے وجود بھی جانتا ہے اور ہر طرف، ہر جا موجود بھی سمجھتا ہے:

جو غائب ہے وہی موجود بھی ہے
خدا دل میں بھی، لامحدود بھی ہے
جمالِ دہر بھی ہے نام اس کا
وہ روحِ رفت و ہست و بود بھی ہے

جمیل ملک نے اللہ تعالیٰ کو کائنات کے تمام جلوؤں میں دیکھا ہے۔ اس ہمہ اوست کی موجودگی کو شہ رگ سے نزدیک تر محسوس کیا ہے۔

ہر ایک سمت ہیں جلوہ فشانیاں تیری
یہی نہیں کہ حجابوں میں ذکر ہے تیرا

خالق کی عظمتوں کا ذکر کرتے کرتے اس کی نسبت سے خود کو بھی لازوال اور ابد کرنے کا انداز دیکھیں۔

تو ہے خالق تو ہم بھی ہیں مخلوق
دونوں ہی ساتھ ساتھ چلتے ہیں

○

میں جس جگہ بھی رہوں تیرے گھر میں رہتا ہوں
مرا مکان بھی تو میرا لامکان بھی تو
اندھیری شب میں جلاتا ہوں آرزو کا دیا
مرا یقین بھی تو اور مرا گمان بھی تو

حمد کی ان لامکانیوں، اور ماورائے تصور، خالقِ زمان و مکاں اور مکینِ لامکاں کے حضور آخر میں بشری تقاضوں سے دعائیہ حمد کی جھلک دیکھیں:

انسان ہی تو تیرا حسیں شاہکار ہے
فنکارِ بے مثال تو ہم سے جدا نہ ہو

حمد و نعت کے اس مجموعے میں دو الگ عنوانات کے باوجود ان دونوں اصناف کو الگ الگ دیکھنا پرکھنا دشوار ہے۔ حمد میں نعت کے پہلو نکلتے ہیں اور نعت خود حمد کا وسیلہ بن جاتی ہے۔ خدائے عالمین اور رحمت اللعالمینؐ کا آپس میں ربط و تعلق ہی ایسا ہے کہ الگ کرنے کا عمل کارِلاحاصل بن جاتا ہے۔ ہاں نعت میں حمد کے مقابلے میں اپنائیت اور قربِ عقیدت کا انداز بہت نمایاں ہے۔

جو شعرا بنیادی طور پر غزل گو تھے انہوں نے جب تصورِ پاکستان کے تقاضوں سے نعت گوئی کی طرف زیادہ توجہ دی تو نعت کا کینوس بہت وسیع ہو گیا۔ اردو شاعری میں جب تک نعت تبرک اور اظہارِ عقیدت کے طور پر کہی جاتی رہی تو اس کا کینوس محدود رہا۔ غزل گو شعرا نے نعت کو غزل کے رمزو ایما اور **Symbolism** سے آشنا کیا۔

جمیل ملک نے نعت گوئی کا روائتی انداز نہیں اپنایا بلکہ نعت کو اپنی عقیدت کا انفرادی تجربہ بنا دیا۔ اس کی نعتوں میں حفظِ مراتب تو ہے ہی لیکن اپنائیت اور انسانی تعلق کا پہلو زیادہ نمایاں ہے:

تو ہے انسان بھی پیغمبر بھی
چار سو حسن و رنگ و بو تجھ سے

○

تمام ساتھ سہارے تو ٹوٹ پھوٹ گئے
ہمارے دل سے محمدؐ کا آسرا نہ گیا

جمیل ملک کی نعت میں محبت، عقیدت تو ہے ہی لیکن صفاتِ نبوی اور پیغامِ رسالت کی جھلکیاں بہت نمایاں ہیں:

وہ روشنی جو ترے حرف حرف سے پھوٹی
وہ روشنی مری منزل بنی، اصول ہوئی

○

بہت عظیم ہے انساں ترے حوالے سے
اسی لئے تو میں انساں کی عظمتیں لکھوں

○

نہ کیوں ہو چاند ستاروں پہ آدمی کا سفر
چمک رہے ہیں فلک پر نقوشِ پائے رسول

اور آخر میں تبرکاً نعت کا ایک دعائیہ شعر سنئے:

تیرا چہرہ ہے نبیؐ سارے اجالوں کا امام
تیرے چہرے سے جو پھوٹے وہ سویرا دیکھوں

حمد و نعت کا جمیل ملک کا مجموعہ "اوصاف" شعریت کا حسن اور عقیدت کی چاشنی لئے ہوئے ہے۔ ان نعتوں اور حمدیہ کلام میں ذاتی احساس کا خلوص لو دے رہا ہے۔

مسعود قریشی
جولائی ۱۹۹۷ء

حمد

بڑا کریم ہے تُو اور دینے والا ہے
مجھے بھی دل کی کوئی سلطنت عطا کر دے

خدا

تتلیاں' پھول' دھنک سب ترے اڑتے ہوئے رنگ
ترا پرتو' تری لو' یہ مہ و خورشید کی ضو
ہر مصور کے تصور میں ہے تصویر تری
ہر مصور تری تصویر بنانا چاہے
تو مگر ذہن سے باہر ہی نہ آنا چاہے

حرفِ وفا

تو وہاں ہے جہاں میری آواز بھی نارسا
تو سراپا عطا
تو مری ابتدا تو مری انتہا
تجھ سے کیا مانگ سکتا ہے
یہ مرا دستِ دعا!

اور میں کچھ اگر پیش کرنا بھی چاہوں
تو میرے خدا:
میری زنبیل میں اور کیا ہے
بجُز ایک حرفِ دعا!

دعائے سحر

مجھ کو ایسے حرف عطا کر
جن کو میں ہونٹوں پر لا کر
کانوں میں امرت رس گھولوں
جو دروازے بند ہیں اب تک
وہ سارے دروازے کھولوں
روشن روشن سب لفظوں میں
تاریکی کا نام نہ آئے
روشنیوں سے ساری دنیا
جگمگ جگمگ کرتی جائے

○

حمد

سنہری دھوپ میں سایہ بھی سائبان بھی تو
مری زمین بھی تو، میرا آسمان بھی تو
میں جس جگہ بھی رہوں تیرے گھر میں رہتا ہوں
مرا مکان بھی تو، میرا لامکان بھی تو
میں جس کسی کو پکاروں وہ نام تیرا ہے
مرا کلام بھی تو ہے مری زبان بھی تو
یہ کائنات تری ، خواب بھی حقیقت بھی
مجاز اور حقیقت کے درمیان بھی تو
میں موج موج رواں وقت کے سمندر میں
تو میرے دل کا سفینہ بھی بادبان بھی تو
اندھیری شب میں جلاتا ہوں آرزو کا دیا
مرا یقین بھی تو اور مرا گمان بھی تو
میں سو بھی جاؤں تو دل سے تری صدا آئے
جو مجھ کو خواب سے چونکائے وہ اذان بھی تو
تو پاس ہے تو مجھے فکرِ بیش و کم کیوں ہو
کہ میری روح بھی تیری ہے میری جان بھی تو
جمیلؔ کیا تری حمد و ثنا کرے کہ یہ سب
بیان بھی ہے ترا اور ترجمان بھی تو

○

حمد

جو غائب ہے وہی موجود بھی ہے
خدا دل میں بھی لامحدود بھی ہے
جمالِ دہر بھی ہے نام اس کا
وہ روحِ رفت و ہست و بود بھی ہے
اِسی شب کو اترتا ہے وہ دل میں
یہی تو ساعتِ مسعود بھی ہے
وہ خوشبو کی طرح رہتا ہے گھر میں
کہ وہ صندل بھی ہے وہ عود بھی ہے
خدا کا عشق سرتاپا تجلی
یہ دل کا شعلۂ بے دود بھی ہے
خدا کی راہ میں جاں سے گزرنا
زیاں ایسا ہے جس میں سود بھی ہے
چلیں تو ساتواں در بھی کھلا ہے
بظاہر راستہ مسدود بھی ہے
جمیلؔ اس کا ہوں اتنے فاصلوں میں
کہ میں بندہ ہوں وہ معبود بھی ہے

○

حمد

ہے عبادت کا ریاضت کا صلہ کیا کیا کچھ
تہہِ محرابِ سحر ہم کو ملا کیا کیا کچھ
حلقہ در حلقہ گرفتارِ مناجات ہیں سب
لے کے آئی ہے یہ زنجیرِ ہوا کیا کیا کچھ
مانگتا منہ سے مگر کچھ بھی نہیں کچھ بھی نہیں
چاہتا ہے یہ مرا دستِ دعا کیا کیا کچھ
یہ پرندوں کی چہک اور یہ کلیوں کی چٹک
تیری آواز میں کہتی ہے صبا کیا کیا کچھ
اپنے ہاتھوں میں تو کشکول کا ٹکڑا بھی نہیں
ہم فقیروں کو کیا تو نے عطا کیا کیا کچھ
تو اگر چاہے تو لمحہ بھی ابد بن جائے
تیرے ہاتھوں میں فنا اور بقا کیا کیا کچھ
تو نے تحفے میں دیا ہم کو محمدؐ سا حبیب
ہم کو دربارِ رسالت سے ملا کیا کیا کچھ

○

حمد

حقیقتوں میں سرابوں میں ذکر ہے تیرا
ہمارے خواب ہیں خوابوں میں ذکر ہے تیرا
ہمیں خبر ہے کہ سب سے بڑی جناب ہے تو
تمام عالی جنابوں میں ذکر ہے تیرا
مرے نبیؐ پہ جو اتری ہے وہ کتاب ہے تو
جہاں کی ساری کتابوں میں ذکر ہے تیرا
جہاں جہاں سے پڑھوں تیرا نام آتا ہے
تو روشنی ہے نصابوں میں ذکر ہے تیرا
طیور تیری ثنا خوانیوں میں زمزمہ خواں
چمن چمن کے گلابوں میں ذکر ہے تیرا
ہر ایک سمت ہیں جلوہ فشانیاں تیری
یہی نہیں کہ حجابوں میں ذکر ہے تیرا
حیات و موت کا تو ارتباطِ باہم ہے
ابھرتے مٹتے حبابوں میں ذکر ہے تیرا
سوال کتنے اٹھائے ہیں فلسفوں نے یہاں
مگر تمام جوابوں میں ذکر ہے تیرا
انا پرست کہاں تجھ کو یاد کرتے ہیں
ہمیں سے خانہ خرابوں میں ذکر ہے تیرا

○

حمد

آواز دے میرے پاس آ کر
سچ کہنے کا حوصلہ عطا کر
تھم تھم کے چلوں کہ پھول مہکیں
رفتارِ صبا سے آشنا کر
اس دور کی آگہی ہے بے نور
تو حرف کو روشنی عطا کر
کیسا ہے خدا میں دیکھ تو لوں
پردہ رخِ حسن سے ہٹا کر
کوئی بھی گماں نہ دل سے گزرے
دربارِ یقیں پہ التجا کر
میں تیرے حضور میں کھڑا ہوں
آگاہ مقامِ کبریا کر
مجرم ہوں ترا میں ابتدا سے
تو اپنے کرم کی انتہا کر
سدرہ پہ نہ روک مجھ کو یارب
آیا ہوں میں تیرے پر لگا کر
مل جائے گا پھر خدا بھی، پہلے
اپنا تو جمیل سامنا کر

○

حمد

بُجھے بُجھے سے یہ چہرے سحر نما کر دے
بھٹک رہے ہیں ہمیں روشنی عطا کر دے

کبھی فلک سے اتر کر بھی راستہ دکھلا
جو یوں نہ ہو تو ہمیں اپنا رہنما کر دے

ہر ایک لفظ کا مفہوم کھو چکا ہے یہاں
وہ آنکھ دے جو ہمیں حرف آشنا کر دے

اگر تو سب کا خدا ہے تو فیضِ عام بھی ہو
نہ اپنے چاہنے والوں کا دل دُکھا کر دے

جدا ہوا ہے بھلا فن سے بھی کبھی فنکار!
ثبوتِ عشق سبھی فاصلے مٹا کر دے

یہ امتحانِ وفا ہے تو اے خدائے جلال
میں کیوں کہوں کہ بس اب ختم یہ سزا کر دے

شکایتوں پہ نہ جا میری خواہشوں کو بھی دیکھ
نہ دے کچھ اور ، محبت تو مسکرا کر دے

نہ مانگنے کی ہمیں آرزو رہے کوئی
تو اپنے حسنِ فراواں کی انتہا کر دے

بڑا کریم ہے تو اور دینے والا ہے
مجھے بھی دل کی کوئی سلطنت عطا کر دے

جمیلؔ میری نوا کو ملے وہ پائے ثبات
جو ڈولتی ہوئی صدیوں کو پھر کھڑا کر دے

○

حمد

ترے بغیر مرا آسرا نہیں کوئی
کسے پکاروں کہ اب دوسرا نہیں کوئی

ترے بغیر بھلا کون ہے علیم و بصیر
تو دیکھتا ہے جسے دیکھتا نہیں کوئی

کہاں سے نور کی یہ آبشار بہتی ہے
نگاہ و دل میں اگر دوڑتا نہیں کوئی

مرا جلال بھی تو ہے مرا جمال بھی تو
دل و دماغ میں تیرے سوا نہیں کوئی

یہ حسن و عشق بھی جلوے تری ہی ذات کے ہیں
جہاں میں تجھ سے بڑا معجزہ نہیں کوئی

نظامِ دہر تری گردشوں کی زد میں ہے
وہاں بھی تو ہے جہاں تک چلا نہیں کوئی

تو آپ وقت ہے اور وقت ہے محیط و بسیط
تو بے کنار تری انتہا نہیں کوئی

تو آئینے میں بھی ہے آئینے کے باہر بھی
وجود ہو کہ عدم ' فاصلہ نہیں کوئی

نظر کے سامنے کیا کیا نشانیاں ہیں جمیلؔ
کہے گا کون کہ اپنا خدا نہیں کوئی

○

حمد

تمام جدتیں جس کی ہیں وہ قدیم ہے تو
تمام عظمتیں جس کی ہیں وہ عظیم ہے تو

ہے شہرِ علم محمدؐ تو بابِ علم علیؓ
مگر جو غائب و حاضر ہے وہ علیم ہے تو

ترے بغیر کسی سے پناہ کیا مانگوں
جو رب ہے سارے جہانوں کا وہ رحیم ہے تو

تو روشنی کا سمندر ہے دشتِ ظلمت میں
جو سب کو پار لگاتا ہے وہ ندیم ہے تو

جمال جس کا فروزاں رخِ محمدؐ پر
جہانِ عشق کا وہ جذبۂ سلیم ہے تو

عجب نہیں کہ ملے رتبۂ جمیلؔ مجھے
گنہگار ہوں میں اور بڑا کریم ہے تو

○

حمد

یہ ساری کائنات ہی حرفِ سوال ہے
اس کی مثال کیا کہ وہ خود بے مثال ہے

بکھرے ہیں جتنے رنگ فضائے بسیط میں
سب پر محیط اس کا جلال و جمال ہے

کثرت کا خوف کیا کہ میں وحدت پرست ہوں
کثرت کے سامنے بھی وہی میری ڈھال ہے

اس نے عطا کیا ہے مجھے آگہی کا نور
ورنہ یہ گمرہی تو زمانے کی چال ہے

ممکن نہیں کہ میرے سخن کو زوال ہو
میں اس کا معتقد ہوں کہ جو لازوال ہے

میں کارزارِ دہر میں زخموں سے چور چور
اس کا خیال ہی تو مرا اندمال ہے

میں ہی تو ہوں وسیلۂ تکمیلِ کائنات
میرے زوال میں تو اسی کا زوال ہے

ملتے ہیں جس مقام پہ معبود و آدمی
دل ہی کا ایک زاویۂ اتّصال ہے

جو کچھ بھی ہوں جمیلؔ اسی کے کرم سے ہوں
میرا کمال کیا ہے اسی کا کمال ہے

○

حمد

جو مستور ہے سب کی نظر سے وہ مستور نظر آئے
آنکھیں بند کریں تو اس کا نور ظہور نظر آئے
اپنے بے پایاں جلووں کو موسیٰ تک محدود نہ کر
ہر دل میں تو جلوہ نما ہو ہر دل طور نظر آئے
دو ہی نام لکھے ہوں اس پر تیرا اور محمدؐ کا
دل کے ورق ورق پر ایسا بھی منشور نظر آئے
اپنے راز و نیاز کا آقا اتنا تو انعام ملے
میرے گدازِ قلب سے روشن میرا شعور نظر آئے
صبح کو پھولوں کی خوشبو میں شام شفق کی لالی میں
جو تجھ کو دل سے چاہے تو اس کو ضرور نظر آئے
عشق کے آئینے سے کب ہوتا ہے حسن کا عکس جدا
عشقِ خدا کے آئینے میں حسنِ حضورؐ نظر آئے
کیسا دور ہے کوئی بھی سچے دل سے تیرا نام نہ لے
پھر برپا ہو شورِ انا الحق پھر منصور نظر آئے

○

حمد

لوگ کہتے ہیں تری جان مجھے
اپنی آواز سے پہچان مجھے

میں ہی تھا محرمِ اسرارِ ازل
تو سمجھتا رہا نادان مجھے

مجھ کو بے ربط کہانی نہ بنا
دے کے انسان کا عنوان مجھے

تو نے تقدیرِ دو عالم لکھ دی
یا بنایا گیا انسان مجھے!

بھر دیا نور سے سینہ میرا
کر دیا تو نے تو حیران مجھے

تجھ کو پایا تو جہاں کو پایا
نہ رہا کوئی بھی ارمان مجھے

عشق نے کیسے بنا کر رکھا
حسن کے شہر کا مہمان مجھے!

جب تری بات سمجھ میں آئی
ہو گیا ذات کا عرفان مجھے

دل کے شیشے میں نظر آتا ہے
تو ہی امکان در امکان مجھے

صورتِ حمدِ خدا نعتِ رسولؐ
آج ازبر ہوا قرآن مجھے

میں ہی تو عقدۂ مشکل تھا جمیلؔ
تو سمجھتا رہا آسان مجھے

○

حمد

مجھے رسولؐ دیا دیکھ کر ادب میرا
بڑا کریم بڑا مہرباں ہے رب میرا
اسی چراغ کی لو سے ہی مستنیر ہوں میں
مہیب رات مگر تو چراغِ شب میرا
اچھال بحرِ افق سے سفینۂ خورشید
بھٹک گیا ہے کہیں کاروانِ شب میرا
جو تو نگاہ کرے میں مراد پا جاؤں
کہ بے زباں ہے بہت کاسۂ طلب میرا
تو میرے سر پہ محبت سے ہاتھ رکھتا ہے
کوئی بھی کام سنورتا نہیں ہے جب میرا
مرے حبیبؐ کے صدقے میں سن لیا تو نے
جو ایک حرفِ تمنا تھا زیرِ لب میرا
خدا کا نور محمدؐ ، میں خاکِ پا ان کی
بہت جمیلؔ ہے یہ شجرۂ نسب میرا

○

حمد

عرش تک کب ہے رسائی میری
تو نے ہی بات بنائی میری
تو خدا اور ترا عکس ہوں میں
تو ہے یا جلوہ نمائی میری!
تو ہے عیبوں کو چھپانے والا
چھپ گئی سب سے برائی میری
دشتِ وحشت میں فقط تیرے سوا
کون سنتا ہے دہائی میری!
میں تو کچھ بھی نہیں کہتا تجھ سے
دیکھ لے آبلہ پائی میری
کاسۂ دل میں عنایت کی نظر
ہے بس اتنی سی گدائی میری
میری آواز میں آہنگ ترا
ورنہ کیا نغمہ سرائی میری
یہی دو نام مرا زادِ سفر
حمد اور نعت کمائی میری
ایک ہی اشکِ ندامت نے جمیلؔ
پیش کر دی ہے صفائی میری

○

حمد

جو دل دیا ہے تو دے حوصلہ بھی جینے کا
کہ کام کوئی تو کر جائیں ہم قرینے کا
مرا خدا بھی تئی، میرا ناخدا بھی تئی
تئی ہے حافظ و ناصر مرے سفینے کا
ہر ایک گوہرِ یکتا میں عکس ہے تیرا
کہاں جواب ترے نام کے نگینے کا
میں تیری ذات سے تکمیلِ کائنات کروں
اسی لئے تو مجھے شوق بھی ہے جینے کا
ہے اک جلال کا پرتو، تو اک جمال کی ضو
یہی کمال ہے مکے کا اور مدینے کا
کوئی شراب بھی جچتی نہیں نگاہوں میں
یہ معجزہ ہے شرابِ الست پینے کا
تو خود جمیلؔ بھی ہے وقت کا جمال بھی ہے
بتا رہا ہے ہمیں چاند ہر مہینے کا

○

حمد

حمد میں کیا ہو اہتمام ترا
کہ بیاں ہو سکے مقام ترا
یا خدا تو ہے اول و آخر
یعنی سب سے بڑا ہے نام ترا
'کن' سے تخلیقِ کائنات ہوئی
سلسلہ پھر بھی ناتمام ترا
کیسی کیسی نشانیاں تیری
کتنا زرخیز ہے دوام ترا!!
سارے تکمیلِ کائنات کے رنگ
صبح تیری ہے حسنِ شام ترا
کیسے کیسے ہیں رابطے تجھ سے
دل کی دھڑکن میں بھی کلام ترا
تو سکھاتا ہے احترامِ حیات
کیوں نہ لازم ہو احترام ترا
تو نے رہنے کو گھر دیا اپنا
یہ زمیں فرش عرش بام ترا

ہم پہ ہر دم سلامتی تیری
یہ جہاں مستقل سلام ترا
اور تو کچھ بھی اپنے پاس نہیں
اک سہارا ہے گام گام ترا
بوجھ اتنا کہ ہم اٹھا نہ سکیں
بخش دینا مگر ہے کام ترا
ہے رسائی کسی کسی کی وہاں
یوں تو جاری ہے فیضِ عام ترا
نام میرا جمیلؔ ہے لیکن
میں ہوں بندہ ترا غلام ترا

○

حمد

تو آپ راز سہی یہ تو کوئی راز نہیں
کہ تو کریم بھی ہے صرف بے نیاز نہیں

ادا ہوئی تو فقط تیرے روبرو ہی ہوئی
نمازِ عشق سے سچی کوئی نماز نہیں

میں تیرے در پہ کھڑا ہوں نواز دے مجھ کو
کہ تجھ سے بڑھ کے تو کوئی گدا نواز نہیں

ترے سوا میں کسی سے مراد کیا مانگوں
ترے بغیر مرا کوئی کارساز نہیں

ترا کرم کہ میں اب تک تری پناہ میں ہوں
یہ میرا دستِ تمنا کہیں دراز نہیں

تہیُ سبھی کے لئے مرکزِ گمان و یقیں
تو بے مثال ہے کس کس کو تجھ پہ ناز نہیں

یہ راز ہم پہ کھُلا تیری بے نیازی سے
جو بے نیاز نہیں ہے وہ سرفراز نہیں

○

حمد

عشق افروز ہے ہالا تیرا
چاند تیرا ہے اجالا تیرا

دیر و کعبہ ہی پہ موقوف نہیں
دل بھی ہے ایک شوالا تیرا

ہم پہنتے ہیں بڑے فخر کے ساتھ
رات اور دن ہے دوشالا تیرا

مجھ کو بھی گوشۂ دل میں رکھ لے
میں بھی ہوں ایک حوالا تیرا

کھول اسرار کے سب دروازے
آج تک جن پہ ہے تالا تیرا

مجھ پہ بھی نظرِ کرم ہو یارب
میں بھی ہوں چاہنے والا تیرا

○

حمد

جب کبھی گھر سے ہم نکلتے ہیں
تیرا ہی نام لے کے چلتے ہیں
بوجھ اپنا اٹھا نہیں سکتے
تو سنبھالے تو ہم سنبھلتے ہیں
سب ہوائیں ہیں تیری قدرت میں
آندھیوں میں چراغ جلتے ہیں
تیرے ادنیٰ سے اک اشارے پر
کتنے طوفان سر سے ٹلتے ہیں!
ہیں ترے پاس سب کی تعبیریں
جتنی آنکھوں میں خواب پلتے ہیں
سر بسجدہ ہیں تیری چوکھٹ پر
روز جو آفتاب ڈھلتے ہیں
تو ہے خالق تو ہم بھی ہیں مخلوق
دونوں ہی ساتھ ساتھ چلتے ہیں

○

حمد

ترے ہی نور سے سارے چراغ جلتے ہیں
تمام کام ترے نام سے نکلتے ہیں
خدا کے نام سے اتنے خدا ہوئے پیدا
زمین ایک ہے سکے ہزار چلتے ہیں
ترے جلال کا سورج کبھی نہیں ڈھلتا
اسی سے سارے خداؤں کے بُت پگھلتے ہیں
جو تو نہ ہو تو کوئی ساتھ ہی نہیں دیتا
تو ساتھ ہو تو زمانے بھی ساتھ چلتے ہیں
ترا ہی کام ہے سب کو سنبھال کر رکھنا
یہ لامکان و مکاں ہم سے کب سنبھلتے ہیں!
خدا کے باغ میں ہیں سب گلاب رحمت کے
خدا کے نام سے سارے عذاب ٹلتے ہیں
وہ روشنی کی طرح روح میں فروزاں ہے
جمیلؔ روز اِسی آگ سے پگھلتے ہیں

○

حمد

نماز میں چشمِ تر عطا ہو
دعا کو سوز و اثر عطا ہو
جو دیکھتا ہو جمال تیرا
ہمیں وہ حسنِ نظر عطا ہو
ہوئی ہے تخلیق جس سے میری
وہ روشنی عمر بھر عطا ہو
یہ جسم کا سا شجر دیا ہے
تو اس پہ شیریں ثمر عطا ہو
نہ ماند ہو جس کی تابناکی
ہمیں وہ دل کا گہر عطا ہو
ہمی اگر حاصلِ جہاں ہیں
تو حاصلِ بحر و بر عطا ہو
جلال بھی تو جمال بھی تو
ضیائے شمس و قمر عطا ہو
جو آئے آ کر کبھی نہ جائے
ہمیں اک ایسی سحر عطا ہو
جمیل ہے شاہکار تیرا
اسے کمالِ ہنر عطا ہو

○

حمد

طور پر ربِ علیٰ دیدہ وری کس کی ہے
تو نہیں ہے تو بتا جلوہ گری کس کی ہے
کون ہے وہ کہ جو ہر وقت ہے شہ رگ کے قریب
ہر قدم تا بہ ابد ہمسفری کس کی ہے
یہ جو کثرت میں ہے وحدت کی کرشمہ سازی
لوحِ تنویر پہ تحریرِ جلی کس کی ہے
تو ہے خوشبو کی زباں خالقِ گلزارِ جہاں
باغ کس کا ہے یہ ننھی سی کلی کس کی ہے
تُو تو چھپ کر بھی ہے ہر شے سے نمایاں یارب
میں ہوں تیرا تو مری گمشدگی کس کی ہے
تیرا ہو کر بھی اگر تجھ کو نہ میں جان سکا
مالکِ علم و عطا بے خبری کس کی ہے
حسنِ کعبہ کی زیارت نہیں گر میرا نصیب
بحرِ ناپید کراں! تشنہ لبی کس کی ہے
جانتا ہوں کہ ہر اک درد کا درماں تو ہے
پھر مرے درد کو درماں طلبی کس کی ہے
تُو ہر اک عصر میں ہے روحِ روانِ عالم
تو مری خوش نسبی ہم عصری کس کی ہے!

○

حمد

وہ میرے دل میں بھی رہتا ہے بستیوں میں بھی
مقابل اس کا نہیں ساری ہستیوں میں بھی

بلندیوں سے بھی وہ سربلند رہتا ہے
کہ اس کا نام تو اونچا ہے پستیوں میں بھی

نہ اس کی شوکت و عظمت پہ حرف آئے گا
کہ وہ خدا ہی رہا بت پرستیوں میں بھی

وہی ہے نغمۂ یاہُو' وہی ہے اللہ ہُو
اسی کو یاد کیا ہم نے مستیوں میں بھی

جمیلؔ آؤ اسی کی پناہ میں جائیں
ہے دستگیر وہی چیرہ دستیوں میں بھی

○

حمد

پرندے جب تلاشِ رزق میں پرواز کرتے ہیں
تو تیرے نام سے ہم ہر سحر آغاز کرتے ہیں
سحر دم کھول دیتا ہے تو جب مشرق کا دروازہ
تو اپنے اپنے دل کے ہم بھی سب در باز کرتے ہیں
محمدؐ کی طرح کس نے کیا ہے منکشف تجھ کو
تجھے پانے کا دعویٰ تو سبھی ہمراز کرتے ہیں
زمین و آسماں پر چار سو یہ حسن تیرا ہے
تری زیبائی یکتائی پہ سارے ناز کرتے ہیں
جہاں کے سارے رنگوں میں دلوں کی سب امنگوں میں
تہی تُو ہے، ثنا تیری بہر انداز کرتے ہیں
تو سنتا ہے دلوں کی دھڑکنوں کے سارے نغموں کو
ترے ہی نام ہم اپنی نوائے ساز کرتے ہیں
تجھے ہے پیار بندوں سے تو بندوں کو طلب تیری
تجھی کو یاد تیرے ہمدم و دمساز کرتے ہیں
جو اپنے دل کی دھک دھک میں تری آواز سنتے ہیں
اسی آواز میں شامل وہ ہر آواز کرتے ہیں
تہی ہے یا خدا ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والا
یہ منعم کب مداوائے شکستِ ساز کرتے ہیں

○

حمد

حسن وہ روبرو نظر آیا
تو ہی تو چار سو نظر آیا
سانس بھی مشکبو نظر آیا
دل کی دھڑکن میں تو نظر آیا
سلسلے سب تری تلاش کے ہیں
تو بہر جستجو نظر آیا
آئینوں میں ترا جلال و جمال
چاند سورج میں تو نظر آیا
وقت کی ایک ایک لہر میں تو
یم بہ یم جُو بہ جُو نظر آیا
ان گنت کائنات کی آنکھیں
سب میں تو شیشہ رو نظر آیا
جس نے چاہا تجھے، تجھے پوجا
روح تک باوضو نظر آیا
تو ستار العیوب ہے تجھ میں
چہرۂ آبرو نظر آیا
نورِ خیر البشرؐ کی صورت میں
حسنِ رب ہو بہو نظر آیا

○

حمد

تو مری صبحِ ازل، تو ہی مری شامِ ابد
تو ہی اول ہے مرا، تو ہی مری آخری حد
تیری وحدت ہی میں کثرت کی یہ رنگا رنگی
تو ہی اللہُ اَحَدْ اور ہے اللہُ الصَّمَدْ
تجھ کو چھُو سکتی ہے کب اپنے تخیل کی اڑان
سب سے اونچا ہے تہی یوں تو نہ قامت نہ ہے قد
کام دنیا کے بھلا کیسے سنور سکتے ہیں
شاملِ حال نہ جب تک ہو مشیت کی مدد
پھر بھی کر سکتے ہیں کب قرض ادا ہم تیرا
ضرب در ضرب بھی گر ہوتے چلے جائیں عدد
تیری عظمت ہے کچھ ایسی کہ کیا سب نے سلام
اتنے غافل بھی نہیں تھے وہ ہمارے اب و جد
میں ترے پیار کے جھُولوں، ترے پھولوں میں رہوں
تیرے ہی نام کی لوری ہو محد تا بہ لحد
پھر بھی تو سارے زمانوں میں جلیل اور جمیلؔ
تیرا پیکر ہے کوئی اور نہ کوئی خال نہ خد

○

حمد

تجھ سے ہے سب کمال تو ہم سے جدا نہ ہو
اے ربِ ذُوالجلال' تو ہم سے جدا نہ ہو

تیرا ہی نام ثبت ہے ایک ایک نام پر
تحریرِ لازوال' تو ہم سے جدا نہ ہو

کتنی بلندیوں پہ ترے ساتھ ہیں رواں
سب خواب سب خیال' تو ہم سے جدا نہ ہو

تیری مصوری نے بُنے کیسے کیسے رنگ
سب موسموں کی شال' تو ہم سے جدا نہ ہو

انسان ہی تو تیرا حسیں شاہکار ہے
فنکارِ بے مثال' تو ہم سے جدا نہ ہو

تیرا جواب اپنی رگِ جاں سے بھی قریب
سب سے بڑے سوال' تو ہم سے جدا نہ ہو

تیرے بغیر ہم کوئی تدبیر کیا کریں
تقدیرِ ماہ و سال' تو ہم سے جدا نہ ہو

کب تک زمیں رہے گی لہو سے گلاب رنگ
زخموں کے اندمال' تو ہم سے جدا نہ ہو

سارے جہاں پہ پرتوِ حسنِ رخِ جمیل
آئینۂ جمال' تو ہم سے جدا نہ ہو

○

حمد

اٹھا ہوا ہے دستِ دعا، میرے پاس آ
میرے حبیب، میرے خدا، میرے پاس آ

ہوں کب سے کتنے شور میں، شر میں گھرا ہوا
اس شور و شر سے مجھ کو بچا، میرے پاس آ

اب تو صدا بھی اپنی طرف لوٹتی نہیں
گم ہو نہ جائے میری صدا، میرے پاس آ

پھر کربلا ہے سامنے اور میری پیاس ہے
آ اور میری پیاس بُجھا، میرے پاس آ

لے جا رہے ہیں مجھ کو سرِ دار، محتسب
کس جرم کی سزا ہے بتا، میرے پاس آ

بدلا تھا جس یقین نے یہ نظمِ زندگی
کر مجھ کو وہ یقین عطا، میرے پاس آ

اس دشتِ بے اماں میں پکارے کسے جمیلؔ
ہے کون میرا تیرے سوا، میرے پاس آ

○

حمد

تیرے بس میں تو سب کچھ ہے تو دنیا کا رب سائیں
میں تیرا عاجز بندہ ہوں میری سنے گا کب سائیں
تیری طرف ہی دیکھ رہے ہیں اس بستی میں سب سائیں
اپنی رحمت کی بارش برسا دھرتی پر اب سائیں
تیرے مکتب سے جو پڑھ کر نکلے وہ پرنور ہوئے
تو نے سکھایا ان کو کیا کیا جینے کا مطلب سائیں
اور کسی کا حسن کہاں اس کی نظروں میں جچتا ہے
جس نے دیکھی اور بسائی دل میں تیری چھب سائیں
اونچے اونچے منصب رکھنے والے تجھ کو بھول گئے
ریت محل ہیں پل دو پل ہیں یہ رُتبے منصب سائیں
سارے رنگوں کی کثرت میں وحدت کس کو یاد رہی
کون سے گھاٹ اتاریں گے یہ اپنے نام نسب سائیں!
سونے کے بت پوجنے والے کیوں پتھر بن جاتے ہیں
کیا ان کو معلوم نہیں ہے تیرا غیض غضب سائیں!
راہوں میں گم ہو جانے والوں کو سیدھی راہ دکھا
منزل منزل روشن کر دے ہاتھ پکڑ لے اب سائیں
میں تو اک ذرہ تھا تو نے مجھ کو عالم تاب کیا
تیری چاہت سے وابستہ یہ دل اور ادب سائیں

○

نعت

صدائے ساز محمدؐ پہ دل دھڑکتا ہے
یہ جانتا ہے کہ کیا کیا نوائے ساز میں ہے

محمدؐ

تو ذاتِ الٰہی کی تنویر
اقراء کی تفسیر ہے
اور سارے زمانوں پہ یوں منکشف ہے
کہ سب فلسفی، سائنسدان اور موجد
ترے ہی بتائے ہوئے راستے پر چلے جا رہے ہیں
مگر ان کو شاید ابھی تک خبر ہی نہیں ہے
کہ تو راستہ ہی نہیں سب کی منزل بھی تو ہے

○

شہرِ علم

محمدؐ ہی وہ شہرِ علم ہے
بابِ علیؓ سے جو ہمیں
اندر کے باہر کے سبھی منظر دکھاتا ہے
اِدھر غواصیٔ کامل اُدھر معراج کی منزل
شعور و جذب کے ہونے نہ ہونے کے'
سبھی اسرار سے پردہ اٹھاتا ہے
محمدؐ ہی کے شہرِ علم پر
اقراء کا سورج جگمگاتا ہے
مکاں سے لامکاں تک
دائرہ در دائرہ بڑھتے ہوئے
اسموں کے سب معنی بتاتا ہے
ہمیں' انگلی اٹھا کر
روشنی کے شہر کی جانب بلاتا ہے
ہمیں جینا سکھاتا ہے
ہمیں کہتا ہے

شہرِ علم کا ہر ایک دروازہ کھلا رکھنا
کہ میری روشنی تقسیم ہونے کے لئے ہے
سب کی دولت ہے
یہی میری عبادت ہے
یہی میری ریاضت ہے
یہی میری رسالت ہے

○

عجب نہیں کہ مری بھی دعا سنی جائے
مری دعا میں ہے شامل تری دعائے سحر

راہ نما[۲]

سالہا سال اُدھر وقت کے صحراؤں میں
دم بدم ظلم کے طوفان اٹھا کرتے تھے
یاد ہیں چاند سی وہ بیٹیاں ننھی جانیں
سنگدل باپ جنہیں گاڑ دیا کرتے تھے

بادہ نوشی تھی کہیں اور کہیں عیاشی
کبھی اپنوں سے خصومت کبھی بیگانوں سے
وہ شرابی وہ فسادی وہ ہوس کے پُتلے
تھے تو انسان مگر طور تھے حیوانوں کے

مطلعِ زیست پہ چھایا تھا جہالت کا دھواں
عقل کا نور نگاہوں سے تھا اوجھل اوجھل
دیکھ کر اپنے سپوتوں کا بھیانک کردار
مادرِ ارض کا احساس تھا بوجھل بوجھل

دیکھتے دیکھتے ظلمت زدہ صحراؤں سے
اک سرافراز اٹھا شمعِ فروزاں لے کر
چھٹ گئی ظلم و جہالت کی گھنی تاریکی
نور ہی نور برسنے لگا انسانوں پر

کوئی میخوار تھا باقی نہ ہوس کار کوئی
مٹ گئے فرق سبھی اپنوں میں بیگانوں میں
ایک مرکز پہ چلی آئی سمٹ کر دنیا
امن اور پیار کے چرچے تھے سب انسانوں میں

وہ حسیں دور گیا وقت کی رفتار کے ساتھ
آج پھر زیست کا دامن ہے غبار آلودہ
مطلعِ زیست پہ چھائی ہے وہی تاریکی
آج پھر کوئی بھی انسان نہیں آسودہ

ہم اگر پھر اسی رہبرؐ کا چلن اپنا لیں
اپنی قسمت میں گھٹا ٹوپ سیاہی نہ رہے
اپنی منزل پہ پہنچ جائیں مسافر سارے
ایک بھی راہ سے بھٹکا ہوا راہی نہ رہے

○

نعت

آرزو تجھ سے جستجو تجھ سے
یا نبیؐ میری آبرو تجھ سے

تیرا پرتو جمالِ عالم پر
میرا احساس مشکبو تجھ سے

تو ہے انسان بھی پیمبر بھی
چار سو حسن و رنگ و بو تجھ سے

ہے ترا نام ہی کلیدِ نماز
صبح ہوتی ہے باوضو تجھ سے

تھا تو تیرا ہی خونِ حسینؓ
کربلا ہے لہو لہو تجھ سے

یہ درود و سلام کی محفل
کوبکو اور سو بسو تجھ سے

شاعری تو جمیل پیرایہ
ورنہ ہوتی ہے گفتگو تجھ سے

نعت

بغیرِ دوست بھی ہم سے کہیں رہا نہ گیا
حضورِ دوست بھی پہنچے تو کچھ کہا نہ گیا
تمام ساتھ سہارے تو ٹوٹ پھوٹ گئے
ہمارے دل سے محمدؐ کا آسرا نہ گیا
وہ اپنی منزلِ مقصود پر نہیں پہنچا
درِ حبیبؐ سے ہو کر جو راستہ نہ گیا
صدا لگائی تھی ہم نے بھی سبز گنبد میں
جواب گونج میں یوں ڈھل گیا سنا نہ گیا
کسی میں اور کہاں شانِ محبوبیت تیری
کوئی مقابلِ یزداں ترے سوا نہ گیا
سلام تجھ پہ کہ ہر راہ جگمگا اٹھی
ترے بغیر تو دو گام بھی چلا نہ گیا
سکون کیسے ملے دل کی دھڑکنوں کو جمیلؔ
درِ رسولؐ پہ یہ دل کا قافلہ نہ گیا

○

نعت

تیری فرقت میں کٹتا ہے میرا سال، مہینہ
میری آنکھوں میں بستا ہے تیرا شہر مدینہ
سارے جلوے وحدت والے جس کی ضیا سے روشن
رنگ رنگ میں نامِ محمدؐ وہ انمول نگینہ
تیرا چاہنے والا ہے وہ اُس کی طلب ہے سچی
کربل کربل جس نے بہایا اپنا خون پسینہ
اپنا سارا جینا مرنا تیرے نام کی خاطر
ورنہ مطلب کی دنیا میں کیا مرنا کیا جینا
ڈوب رہی ہے امت ساری ہاتھ بڑھا دے مولاؐ
موجوں کو پتوار بنا دے کر دے پار سفینہ
ہم کنگال ہوئے ہیں لیکن مالا مال ہوئے ہیں
تیرے در پر جب سے لٹایا اپنا پیار خزینہ
تیرے پاؤں کی خاک ہیں لیکن سرافلاک سے اونچا
جینے کا سیکھا ہے تجھ سے ہم نے عجب قرینہ

○

نعت

رکتا نہیں کاروانِ عالم
تُو روحِ رواں تو جانِ عالم
جب آئے زباں پہ نام تیرا
بن جائے زباں، زبانِ عالم
احساں انسانیت پہ تیرا
تُو مشفق و مہربانِ عالم
تیرے ہی گلوں کی خوشبوؤں سے
آباد ہے گلستانِ عالم
تیری ہی نظر ہے ماورا پر
تُو ہی تو ہے رازدانِ عالم
تُو چھاؤں میں روشنی مجسم
تُو دھوپ میں سائبانِ عالم
ہیں تیری پناہ میں کہ تو ہے
اس خاک پہ آسمانِ عالم
ہر دور میں ہم کو سرخرو کر
درپیش ہے امتحانِ عالم
احمدؐ کی جمیلؔ روشنی سے
لکھی گئی داستانِ عالم

○

نعت

ڈبوؤں خوں میں قلم اور مدحتیں لکھوں
گدا و خواجہؐ کی ساری محبتیں لکھوں

جو عرش و فرش میں رقصاں ہیں دھڑکنوں کی طرح
میں لوحِ دل پہ وہی سب عبارتیں لکھوں

حرا و ثور سے کھلتی ہے راہِ بدر و حنین
جو خلوتیں تھیں انہیں تیری جلوتیں لکھوں

مخالفت سے بھری گمرہی کی دنیا میں
ہر ایک موڑ پہ تیری بصیرتیں لکھوں

ترے جمال کے خوابوں میں ڈوب کر ابھروں
ترے جلال کی زندہ حقیقتیں لکھوں

قیامتیں جو گذرتی رہیں رہِ حق میں
انہیں بھی تیری مسلسل عبادتیں لکھوں

عداوتیں بھی بنیں چاہتیں ترے دم سے
ترے خلوص کی کیا کیا عنائتیں لکھوں

کھلا ہوا تھا جو گلزار تیرے چہرے پر
چمن چمن میں اسی کی روائتیں لکھوں

میں کیا بیان کروں تیری رحمتوں کے حضور
گناہگار ہوں' اپنی ندامتیں لکھوں

ترے خیال سے روشن ہو میری شامِ الم
میں تیرے حسنِ سحر کی صباحتیں لکھوں

بہت عظیم ہے انساں ترے حوالے سے
اسی لئے تو میں انساں کی عظمتیں لکھوں

ہر آرزو کا محمدؐ سے انتساب کروں
جمیلؔ بارِ دگر سب حکائتیں لکھوں

○

نعت

دکھے دلوں کا سہارا محمدِؐ عربی
بھنور ہے کفر، کنارا محمدِؐ عربی
ہے لاکھ تیرگی لیکن ہے ضوفشاں پھر بھی
ہر ایک آنکھ کا تارا محمدِؐ عربی
جمال و خیر و صداقت کی بولتی تصویر
خودی کا روئے دلآرا محمدِؐ عربی
تمام عالمِ انسانیت کا محسنِ خاص
سبھی کو جان سے پیارا محمدِؐ عربی
خدا کے بعد بڑا کون ہے زمانے میں
وہی حبیب ہمارا محمدِؐ عربی
بتوں سے پھر ہو عبارت یہ داستانِ حرم
ہمیں یہ کب ہے گوارا محمدِؐ عربی
یہ کہہ رہی ہے ہمیں آج بھی نوائے حسینؓ
ہے سر بلند و صف آرا محمدِؐ عربی

○

نعت

نورِ حضورؐ نے مری راتیں اجالیاں
دیکھی ہیں میں نے خواب میں روزے کی جالیاں

یہ نور ہے ظہورِ رسالت مآبؐ کا
پتے سنبھل سنبھل کے بجاتے ہیں تالیاں

رس گھولتی ہیں روز محمدؐ کے نام کا
چڑیاں بھی اس دیار کی ہیں رہنے والیاں

پیشِ لبِ حضورؐ دعاؤں میں ڈھل گئیں
نکلیں جو دشمنوں کی زبانوں سے گالیاں

کھلتے رہیں گے پھول ازل تا ابد یہاں
تازہ ہیں گلستانِ محمدؐ کی ڈالیاں

تجھ کو جمالِ قربِ محمدؐ بھی ہے نصیب
یا ہیں جمیلؔ ساری تری خوش خیالیاں!

○

نعت

الٰہی صدیوں کی مشکل کو سہل یوں کر دے
جہاں کا سینہ محمدؐ کے نور سے بھر دے
اس آئینے میں محمدؐ کا عکس دیکھ سکوں
دل آئینہ ہے تو اس آئینے کو جوہر دے
مجھے عطا ہو محمدؐ کی شانِ درویشی
اس ایک ذرۂ خاکی کو تابِ گوہر دے
ہو روئے پاکِ محمدؐ ہی میرے پیشِ نظر
نگاہ کو وہ تحیّر فروز منظر دے
شعور و دل ہوں محمدؐ کے نور سے بینا
اس آگہی کو بھی وہ دیدۂ منور دے
مرے لئے تو محمدؐ ہی اسمِ اعظم ہے
اب اس کے بعد مجھے اور کیا پیعمبر دے!
ازل ابد ہیں خدا ہی کا جلوۂ سیّال
ازل ابد کو محمدؐ کا نور، پیکر دے
مرے قلم کی دعا ہے یہ حمد و نعت مجھے
خدا کا حسن محمدؐ کا قلبِ اطہر دے
خدا سے اور کوئی گھر جمیلؔ کیا مانگوں
جو دے تو مجھ کو محمدؐ کے روبرو گھر دے

○

نعت

دعا خلیل کی جب دوستو قبول ہوئی
تو ایک گونج محمدؐ بنی رسول ہوئی
علیؓ کو ذاتِ محمدؐ سے قُرب تھا اتنا
علیؓ کی ذات ہی دروازۂ رسول ہوئی
وہی ہے تیرے جلال و جمال کی تصویر
حسینؓ بن کے جو شہ پارۂ بتول ہوئی
جو بات تو نے کہی تھی نظامِ وحدت کی
ریاضِ دہر کا سب سے حسین پھول ہوئی
وہ آرزو ہی بنی میری آنکھ کا سرمہ
وہ آرزو جو ترے راستے کی دھول ہوئی
وہ روشنی جو ترے حرف حرف سے پھوٹی
وہ روشنی مری منزل بنی اصول ہوئی
جو آگہی تھی وہ تو نے مجھے عطا کر دی
جو گمرہی تھی وہ شرمندہ و ملول ہوئی
ملی حضورؐ کے دیدار کی سعادت بھی
جمیل خواب میں اپنی دعا قبول کی

○

نعت

جتنے بھی لوگ دل کے امیر و کبیر ہین
دنیا میں رہ کے بھی ترے در کے فقیر ہیں
ان کی تجلیات سے دل مستنیر ہیں
جو ساری کائنات کا روشن ضمیر ہیں
لاؤں مثال اور کہاں سے میں ڈھونڈ کر
میرے حبیبؐ آپ ہی اپنی نظیر ہیں
ہو کیا بیاں کہ ساتھ ہی دیتی نہیں زباں
میں کیا کہوں کہ آپؐ خبیر و نذیر ہیں
پستی سے ہم کو کس نے ابھارا، جنابؐ نے
سچ ہے کہ آپؐ سب سے بڑے دستگیر ہیں
پیوست ہو گئی ہیں اندھیروں کی کوکھ میں
کرنیں ہیں یا کمانِ محمدؐ کے تیر ہیں
لیتے ہیں آپؐ ہی کی نگاہوں سے روشنی
جتنے بھی آفتاب ہیں ماہِ منیر ہیں
کیا غم اگر بڑی ہیں کڑی ہیں مسافتیں
امت ہیں ان کی ہم جو خدا کے سفیر ہیں
وہ جن کی عرش فرش پہ ہے سلطنت جمیلؔ
سب سے غنی ہیں دونوں جہاں کے امیر ہیں

○

نعت

سیکھی ہر ایک بات اُسی سے اصول کی
دل سے نہ جا سکے گی محبت رسولؐ کی

چھایا ہے ذہن و دل پہ عجب نعت کا سرور
جیسے ہو کیفیت تری شانِ نزول کی

کیوں اس کے ہجر میں نہ ملے لذتِ وصال
جس نے حضورِ دوست بھی ہجرت قبول کی

سارے ہیں رنگ تیرے جلال و جمال کے
چہرہ حسینؓ کا ہو کہ صورت بتولؓ کی

لائیں کہاں سے وہ ترے قدموں کی پاک دھول!
خوشبو اگر سمیٹ بھی لیں پھول پھول کی

بخشے گئے گناہ جو سب کے بروزِ حشر
یزداں کی بھول تھی کہ سخاوت رسولؐ کی!

ایسا غنی بھی دل کے مدینے میں ہے جمیلؔ
جاں دے کے جس نے پیار کی قیمت وصول کی

نعت

نور جو غارِ حرا سے پھوٹا سارے جہاں میں پھیل گیا
آپؐ کا جلوہ سب کے لئے تھا سب نے یہ جلوہ دیکھا
آپؐ کے نام سے جگمگ جگمگ کتنے خواب زمانوں میں
آپؐ کا پھیلاؤ بے پایاں سمٹے سمٹے ارض و سما
حسنِ ازل سے روحِ ابد تک داتا تیرا نور ظہور
آپؐ کے گھر تک جو جاتی ہے داتا ایسی راہ دکھا
جس کو اپنے پاس بلائیں اس کے نصیب کا کیا کہنا
آپؐ کے قدموں کی مٹی بھی اپنے لئے ہے خاکِ شفا
عشق کی ساری تفسیروں کی روحِ مجسم آپؐ کی ذات
ایک ہی عشق ہے قائم و دائم عشقِ محمد صلّ علیٰ
جب دو نام زباں پر آئیں اور کسی کا نام لیں
سب ناموں سے افضل و اعلیٰ نامِ محمدؐ نامِ خدا
ہم بھی اپنی جھولیاں بھر لیں اس چشمے سے ہم بھی پیئیں
آپؐ ہیں رحمتِ ہر دو عالم آپؐ ہیں چشمۂ آبِ بقا

○

نعت

فیصلے کی گھڑی ہے نبیؐ اسمِ اعظم سے سرشار کر
میرے سینے میں جو آگ ہے اس کو بھی آج گلزار کر

تو خدا تو نہیں ہے مگر ساری ہی خوبیاں تجھ میں ہیں
میرے کانوں میں پھر لفظ 'کن' پھونک دے مجھ کو بیدار کر

کیا کروں گا میں نام و نسب بس ہے اتنی سی میری طلب
تجھ کو بندوں سے ہی پیار ہے مجھ کو بھی ان کا غمخوار کر

پُل صراط اپنے قدموں تلے' بِن ترے کون اس پر چلے
یا نبیؐ ہاتھ اپنا بڑھا' تھام لے اور مجھے پار کر

میں خطاکار بھی ہوں بہت' میں گنہگار بھی ہوں بہت
آج تو اپنی چاہت کا بھی مجھ کو آئینہ بردار کر

مجھ سے روٹھا ہوا ہے خدا' تو مجھے حرف ایسا سکھا
آخری جیت میری ہو جب میں وہاں جاؤں تھک ہار کر

○

نعت

دل خدا کا رسول ہو جائے
حجِ اکبر قبول ہو جائے
آپؐ جس خار کو ذرا چھو لیں
مسکرا کر وہ پھول ہو جائے
کہکشاں راہ میں اگر آئے
تیرے قدموں کی دھول ہو جائے
وصل کی شب کٹے نہ نیند آئے
یہ عبادت قبول ہو جائے
زندگی رائیگاں نہ جائے اگر
تیری زلفوں کا پھول ہو جائے
مسکرا دیں ترے خیال کے ساتھ
جب طبیعت ملول ہو جائے
بے طلب ہی پکار لیں ہم کو
کاش ان سے یہ بھول ہو جائے
پیار کرنا کسی کا ہو رہنا
زندگی کا اصول ہو جائے
دم اگر تیرےؐ روبرو نکلے
جاں کی قیمت وصول ہو جائے

○

نعت

چشمۂ صافی، رحمتِ باقی
اسمِ محمدؐ سب کا ساقی
اسؐ کی عظمت، عالم عالم
فرش نشیں بھی وہ افلاکی
ایسا کوئی ہے ارض و سما میں!
نقش زمینی دل لولاکی
زہر کو بھی اکسیر کرے وہ
اسؐ کی سب باتیں تریاقی
پھوٹ بہے وہ اس کی زباں سے
جوش میں آئے جب رزّاقی
اس کی سچّائی پر قرباں
حرفِ صداقت کی بیباکی
غارِ حرا میں حسن کی خلوت
عشق مگر اس کا آفاقی
اس کے لبوں پر خیر کا کلمہ
وہ اک بہتی موج شفا کی
میرا بھی دل دریا کردے
اے آبِ زم زم کے ساقی

○

نعت

تری مثال کہاں خیر میں صداقت میں
ہے کائنات ترے حلقۂ بصیرت میں

اِدھر بھی حسنِ توجہ کی اک نظر آقاؐ
کہ ایک عشق کا سائل کھڑا ہے خدمت میں

میں اپنے شوقِ فراواں پہ کتنا ناز کروں!
سمیٹ لے تو اگر مجھ کو اپنی رحمت میں

خدا کے نور میں بس تو ہی تو نظر آئے
تمام عمر گزاروں اسی عبادت میں

حصولِ زر کی طلب ہی نہیں رہی دل کو
ملے ہیں اتنے خزانے تری محبت میں

ترے بغیر یہاں اور کس طرف دیکھوں
ہے ایک تو ہی وسیلہ مرا قیامت میں

اسی لئے تو جہنم کا دل کو خوف نہیں
بسا لیا ہے ترا نام دل کی جنت میں

ترے جمال کے پرتو سے بن گیا خورشید
میں ایک ذرہ ناچیز تھا حقیقت میں

چہار سمت بکھیرا وہ چار یاروں نے
جو نور ان کو ملا صحبتِ رسالت میں

جہانِ عدل کا منشور بن گئی آخر
وہ حق کی بات جو آئی تری عدالت میں

خدا کے بعد محمدؐ ہی چارہ گر ہیں جمیلؔ
انہی کو میں نے پکارا ہر اک مصیبت میں

○

نعت

جو راستے میں ملا وہ مسافرانہ ملا
ہر ایک قافلہ تیری طرف روانہ ملا

کسی دیار میں دل کو سکوں ذرا نہ ملا
وہاں رکیں گے جہاں پر ترا ٹھکانہ ملا

ملا تو جس کو اسے مل گئی خدائی بھی
ترے بغیر کسی کو یہاں خدا نہ ملا

کبوترانِ حرم سرفراز ہیں کہ انہیں
خدا کے گھر میں ترے پاس آشیانہ ملا

ذرا بتا کہ درِ مصطفےٰ پہ کیا گزری!
گئی چمن سے تو تیرا پتہ صبا نہ ملا

تری نگاہ سے پل میں بدل گئی دنیا
کہ دشتِ ہول میں تو ہم کو معجزانہ ملا

ترے حضور تو حاضر نہ ہو سکے لیکن
وہ خوش نصیب کہ تو جن کو غائبانہ ملا

ترے وصال کا لمحہ بھی تھا ابد بکنار
ہر ایک گام پہ یوں تو ہمیں زمانہ ملا

کلیدِ اسمِ محمدؐ سے در کھلے سارے
جمیلؔ ہم کو عجب حرفِ محرمانہ ملا

○

نعت

وہ سلسبیلِ محبت ہو یا دعائے رسولؐ
پسند آئی خدا کو ہر اک ادائے رسولؐ

خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام آتا ہے
اذانِ صبح، ضیائے خدا، ضیائے رسولؐ

نہ کیوں ہو چاند ستاروں پہ آدمی کا سفر
چمک رہے ہیں فلک پر نقوشِ پائے رسولؐ

وہی ہے آج بھی انسانیت کا حسنِ شرف
اگر یہ اوڑھ لے سر پر وہی ردائے رسولؐ

کھُلا تو سرِ زمان و مکاں اسی پہ کھُلا
جو آشنائے زمانہ تھا آشنائے رسولؐ

زباں پہ جب بھی محمدؐ کا نام آتا ہے
بہت قریب سے سنتا ہوں میں صدائے رسولؐ

نزولِ نعتِ محمدؐ کی کیفیت مت پوچھ
فضائے دل میں تو کچھ بھی نہیں سوائے رسولؐ

گنہگار سہی اس کے نام لیوا ہیں
خدا نے بخش دیا ہم کو بھی برائے رسولؐ

قدم بڑھائے چلو روشنی کی راہوں میں
نہ انتہائے خدا ہے نہ انتہائے رسولؐ

مرے کلام کو یہ روشنی کہاں ملتی
یہ سب بفیضِ خدا ہے یہ سب عطائے رسولؐ

جمیل تا بہ ابد حق ادا نہیں ہو گا
اگر یہ جاں بھی زباں بھی کرے ثنائے رسولؐ

○

نعت

آپؐ ہی کچھ مِرے زخموں کا مداوا کیجے
میں گنہگار بہت ہوں مجھے اچھا کیجے

رحمتیں آپؐ کی ہیں سارے جہانوں کے لئے
اس طرف بھی کبھی اپنا رخِ زیبا کیجے

کب سے تنہائی کے دن کاٹ رہا ہوں آقاؐ
دل میں بس جائیے اب اور نہ تنہا کیجے

جیسے سیراب کیا تھا کبھی صحرائے عرب
یوں ہی سیراب مری روح کا صحرا کیجے

میں بھی بڑھ کر اسی رحمت کے سمندر سے ملوں
میں ہوں قطرہ مرے قطرے کو بھی دریا کیجے

بجھ گئی آنکھ زمانے کی تو پھر کیا ہو گا
روشنی کم ہے پھر اس آنکھ کو بینا کیجے

بڑھتی جاتی ہے اندھیروں کی محاذ آرائی
پھر صداقت کے اجالوں کو صف آرا کیجے

قافلے کوچ کریں شہرِ محمدؐ کی طرف
پھر اسی ولولۂ شوق کو تازہ کیجے

پھر اذاں گونجے' وہی روحِ بلالی جاگے
اپنی جودت سے مرے دل میں سویرا کیجے

○

نعت

رنگِ محفل ہو وہی، پھر وہی نقشہ دیکھوں
اڑ کے آ جاؤں تجھے خواجۂ بطحاؐ دیکھوں

چار یاروں کا ہو ہالہ ترے چاروں جانب
مسندِ نور پہ تجھ کو مِرے آقاؐ دیکھوں

جس کی خوشبو سے مہک جائے شبستانِ وجود
چھوڑ کر اپنا چمن وہ گلِ صحرا دیکھوں

تیرا چہرہ ہے نبیؐ سارے اجالوں کا امام
تیرے چہرے سے جو پھوٹے وہ سویرا دیکھوں

آرزو ہے کہ کبھی صورتِ خسروؔ میں بھی
تیری محفل میں رہوں اور ترا جلوہ دیکھوں

تو جو مل جائے تو پھر مجھ کو خدا بھی مل جائے
تیری صورت میں خدا کا بھی اجالا دیکھوں

تو مری صبحِ ازل تو ہی مری شامِ ابد
حسنِ تخلیق میں تیرا ہی سراپا دیکھوں

دیکھ لوں دل میں اگر عکسِ محمدؐ تو جمیلؔ
پھر نہ آئینے میں چہرہ کبھی اپنا دیکھوں

○

نعت

جمیل آیاتِ نور سے اپنے شیشۂ دل کو صاف کرنا
حضورؐ کے در پہ بیٹھ جانا خدا کے گھر کا طواف کرنا

بروزِ محشر اگر ہو یارب گنہگاروں میں نام میرا
حضورؐ کی رحمتوں کے صدقے مری خطائیں معاف کرنا

یہی تو توفیقِ ایزدی ہے یہی تو شانِ پیغمبری ہے
عمل کا دن بھر حساب رکھنا تمام شب اعتکاف کرنا

ازل سے ہیں بندہ و خدا میں شکایتیں بھی حکایتیں بھی
مگر یہ ممکن کہاں ہے یارو حضورؐ سے اختلاف کرنا

اسی کا اعزازِ منفرد ہے گنہگاروں کو بخش دینا
جمیل تم بھی خلوصِ دل سے گناہ کا اعتراف کرنا

○

نعت

بڑے سراب بڑے خواب راہ میں آئے
سنبھل سنبھل کے تری بارگاہ میں آئے

مزہ وہ سارے زمانے کی نعمتوں میں کہاں
جو لطف تیری طلب تیری چاہ میں آئے

تو اس جہادِ مسلسل میں اس کی ڈھال بنے
جو سب کو چھوڑ کے تیری سپاہ میں آئے

کسی بھی شاہ کے آگے نہ سر جھکے اس کا
جو ایک بار بھی تیری پناہ میں آئے

بڑا بسیط اندھیرا ہے اک نگاہ تو کر
کہ روشنی تو ذرا مہر و ماہ میں آئے

خدا بھی اس کو محبت سے یاد کرتا ہے
جو تیرے دل میں جو تیری نگاہ میں آئے

جمیلؔ جن کو محمدؐ ملا، خدا بھی ملا
بھٹک بھٹک کے اسی کی پناہ میں آئے

○

نعت

تو محمدؐ ہے تری صلِّ علیٰ کی صورت
تیری صورت میں نظر آئی خدا کی صورت

روشنی پھیلتی جاتی ہے مرے سینے میں
تو مرے دل میں اتر آیا حِرا کی صورت

کیوں نہ جھک جاؤں ادب سے میں خدا کے گھر میں
تو بھی رہتا ہے یہاں قبلہ نما کی صورت

اتنا روشن ہو مرا دل کہ تجھے دیکھ سکوں
روح ڈھل جائے مری تیری دعا کی صورت

چاند تاروں کی طرح میں ترے قدموں میں رہوں
شبِ معراج میں نقشِ کفِ پا کی صورت

تھک کے سو جاؤں اگر راہ میں چلتے چلتے
تو جگاتا ہے مجھے کوہِ ندا کی صورت

غیر ممکن ہے کہ ہو پھر کوئی پیدا تجھ سا
دل میں تو نقش ہے آئینِ وفا کی صورت

ایک ہی پل میں ہو جل تھل مرا صحرائے فراق
تو اگر دل پہ برس جائے گھٹا کی صورت
رہنماؤں کو بھی رستہ نہیں ملتا اب تو
اک نظر سب سے بڑے راہ نما کی صورت
کتنی خواہش تھی کہ میں بھی ترا گلشن دیکھوں
تو مجھے لے کے اڑا بادِ صبا کی صورت
تو سخاوت میں غنی ہے مرا دامن بھر دے
تیری دہلیز پہ آیا ہوں گدا کی صورت
میرے فن کو بھی عطا ہو سر و سامانِ دوام
جیسے زندہ ہے ترا نام بقا کی صورت
میں گنہ گار کہاں اور کہاں نعت جمیل
یہ بھی ہے ایک مگر تیری عطا کی صورت

○

نعت

ہے اب حضورؐ کے دیدار کی یہی صورت
کہ ان کی یاد بھی آتی ہے نعت کی صورت

جمالِ ذات سمندر' یہ کائنات حباب
ابد کی روحِ رواں تیری بولتی صورت

پھر آج کوہِ صفا سے پکار امت کو
کہ تجھ سے پہلے جو تھی اب بھی ہے وہی صورت

میں تیری خاک ہوں تو مجھ کو کیمیا کر دے
کہ آشنا ہے تری' میری اجنبی صورت

تجھے نہ دیکھ سکے ہم کھلی نگاہوں سے
جب آنکھ بند ہوئی دیکھ لی تری صورت

جمیل اسمِ محمدؐ عجب اجالا ہے
کہ جب بھی نام لیا جگمگا اٹھی صورت

○

نعت

تو تفسیرِ مکان و لامکاں ہے
خدا قرآن تو اس کی زباں ہے

تو تکمیلِ جمالِ دو جہاں ہے
تو حرفِ آخرِ پیغمبراں ہے

تو وہ سر چشمۂ عرفان و امکاں
ازل سے تا ابد جو بیکراں ہے

سراسر تو خدا کا نور پیکر
جو وحدت بن کے کثرت میں رواں ہے

زمیں ہے وہ ترے قدموں کے نیچے
ہمارے واسطے جو آسماں ہے

بہاریں تجھ سے خوشبو مانگتی ہیں
تو اک ایسی بہارِ بے خزاں ہے

تو سرکارِ دو عالم بھی ہے لیکن
دلوں پر بھی ترا سِکّہ رواں ہے

نہیں ہے تخت وجہِ کامرانی
تجھے پایا ہے جس نے کامراں ہے

تجھی سے ذات بامعنی ہے میری
تہی تو جسم و جاں کے درمیاں ہے

محبت کی بڑی ٹھنڈک ہے اس میں
کہ تیرا نام دل کا سائباں ہے

○

نعت

کہاں ہے یہ میری دسترس میں کروں میں کیسے ثنائے خواجہؐ
یہی بہت ہے نہیں ہے دل میں کوئی بھی اب ماسوائے خواجہؐ

ہمیں تو وہ خاکِ پا بھی اپنی اگر بنا لیں تو جی اٹھیں ہم
وہ کون ہوں گے کہ جن کے حصے میں آئی ہو گی ردائے خواجہؐ

سکندری ہو کہ قیصری ہو نظر میں جچتی نہیں ہے اب تو
عجیب شانِ قلندری سے ہوا ہے دل آشنائے خواجہؐ

جو اک کسک سی ہے اپنے دل میں جو اک چمک سی ہے اپنے رخ پر
یہ سب اسی کی نوازشیں ہیں یہ سب ہے ہم پر عطائے خواجہؐ

بہا کے لے جائے گا اندھیروں کو روشنی کا عظیم دریا
بہار آ کر نہ جائے گی رنگ لائے گی جب دعائے خواجہؐ

حضورؐ کے منصبِ سخاوت سے کوئی نسبت تو ہے اسے بھی
حضورؐ سرکارِ ہر دو عالم جمیلؔ کا دل گدائے خواجہؐ

○

نعت

کسی سے سر نہ ہوا وہ مقام ہے تیرا
ہر اک دوام سے بڑھ کر دوام ہے تیرا
نہ کوئی کاٹ سکا اس کی کاٹ کو کہ ابھی
وہی کہا ہوا سچ' بے نیام ہے تیرا
تری پنہ میں جو آیا اسی کو بخش دیا
ترے عدو سے بڑا فیضِ عام ہے تیرا
ہے مہماں بھی جمیل اور میزباں بھی جلیل
فلک فلک پہ بڑا اہتمام ہے تیرا
یہ رمز شاہد و مشہود کون سمجھے گا!
تو ہم زباں ہے کہ وہ ہم کلام ہے تیرا!
گنہگار نہ کیوں تجھ پہ جاں نثار کریں
کہ خود خدا کو بہت احترام ہے تیرا
سلامتی کا چلن تیرے نام ہی سے چلا
زباں ہماری ہے لیکن سلام ہے تیرا
ہے میرے نام کو بھی تیرے نام سے نسبت
مگر یہ نام بھی میرا غلام ہے تیرا
صبا کے ساتھ مدینے کی سمت تو بھی نکل
سفر جمیل ابھی ناتمام ہے تیرا

○

نعت

بوذرؓ، بلالؓ، اویسؓ کے سردار آپؐ ہیں
یہ تو تمام پھول ہیں گلزار آپؐ ہیں

قرآن آئینہ ہے خدا کے جمال کا
اس آئینے کے آئینہ بردار آپؐ ہیں

کیسے یقین آئے کہ گم کردہ رہ ہے آج
جس قافلے کے قافلہ سالار آپؐ ہیں

تاریکیوں کو اوڑھ کے سوئے ہوئے ہیں لوگ
سارے جہاں کا دیدہ بیدار آپؐ ہیں

کٹ کٹ کے گر رہی ہیں صفیں جھوٹ کی تمام
سچائیوں کے ہاتھ میں تلوار آپؐ ہیں

سیراب ہے جو خوں سے وہ ہے شجرۂ بتولؓ
ہر کربلا پہ ابرِ گہر بار آپؐ ہیں

یہ دھوپ ہو کہ عرصۂ محشر کی دھوپ ہو
دونوں جہاں کے واسطے چھتنار آپؐ ہیں

روزِ جزا بھی ذکرِ محمدؐ زباں پہ ہے
بے فکر ہوں کہ میرے نگہدار آپؐ ہیں

سب ڈھونڈتے ہیں جس کو وہ سورج ہے میرے پاس
میرے لئے تو مطلعِ انوار آپؐ ہیں

○

نعت

فیضانِ محمدؐ ہے یہ احسانِ محمدؐ
ہم پر ہے اگر سایۂ دامانِ محمدؐ

کھلتے ہیں اسی نام سے اسرار جہاں کے
قرآن بھی اترا ہے بعنوانِ محمدؐ

ٹوٹا ہے نہ ٹوٹے گا ازل ہو کہ ابد ہو
اللہ سے باندھا ہوا پیمانِ محمدؐ

وہ ثور کا ڈیرا ہو کہ ہجرت کا اندھیرا
ہے ربِ علیٰ آپ نگہبانِ محمدؐ

رومی کا مسلماں ہو کہ اقبال کا مومن
ہر دور کا شہکار ہے انسانِ محمدؐ

ہاں علم کے اس شہر کا دروازہ کھلا ہے
جاری ہے وہ سرچشمۂ ایمانِ محمدؐ

اک ٹاٹ کا ٹکڑا ہے کہ ہے تختِ دو عالم
ہے سب سے انوکھا سر و سامانِ محمدؐ

اس باغ کے پودے کبھی مرجھا نہیں سکتے
جنت کا دریچہ ہے گلستانِ محمدؐ

کہتا ہوں اسی نام کا دن رات قصیدہ
کیا شان ہے، کیا شان ہے، کیا شانِ محمدؐ

○

نعت

جو بے طلب ہی ملے تو دعا سے کیا مانگوں
بجُز رسولؐ میں اپنے خدا سے کیا مانگوں
خدا سے مانگ لیا ہے رسولؐ تو میں نے
اب اس کے بعد رسولِ خدا سے کیا مانگوں
یہ ایک حرفِ بشارت ہے اپنا سرمایہ
سوائے نور میں غارِ حرا سے کیا مانگوں
مہک حضورؐ کے گلشن کی آ رہی ہے مجھے
یہی بہت ہے، نگارِ صبا سے کیا مانگوں
ترا ہی نور ہے روحِ روانِ لوح و قلم
یہ ابتدا ہے تو میں انتہا سے کیا مانگوں
مری طلب ہے بہت کم تری سخاوت سے
تو خود عطا ہے تو دستِ عطا سے کیا مانگوں
گناہ دُھل گئے میرے ترے تبسم سے
یہی سزا ہے تو روزِ جزا سے کیا مانگوں
فقط یہی کہ ترے در کی خاک ہو جاؤں
شکستہ پا ہوں ترے نقشِ پا سے کیا مانگوں
بس ایک چشمِ عنایت، بس ایک حسنِ خیال
جمیلؔ اور شہِ انبیاءؐ سے کیا مانگوں

○

نعت

نامِ محمدؐ کرماں والا، نام محمدؐ سب سے اعلیٰ
اسَ پرَ کوئی حرف نہ آئے چاہے پی لوں زہر کا پیالا
اس کے اندر نور خدا کا اور ساری مخلوق خدا کی
چاروں جانب پھیل رہا ہے وہ اک ایسا چاند کا ہالا
خلقت تجھ کو چوم رہی ہے یا پتھر کو چوم رہی ہے!
جو پتھر کعبے میں پڑا ہے جس پتھر کا رنگ ہے کالا
جس کے اندر غارِ حرا ہو، تیرے حسن کا نور بسا ہو
اس کے لئے دن رات برابر، دن بھی اجالا شب بھی اجالا
کوئی صلیب اٹھائے اپنی کوئی روح جلائے اپنی
تیری وفا کا رنگ انوکھا تیری حیا کا روپ نرالا
دل پہلو سے نکلا جائے خود تڑپے مجھ کو تڑپائے
گنبدِ سبز کی سمت اڑائے دل بھی ہے کیا بھولا بھالا
ان کے پاس ہیں محل دو محلے ان کے پاس ہیں شال دوشالے
لیکن اپنے دل کا اجالا روح کا ہالا، کملی والاؐ

○

نعت

نعتِ پیغمبرِ خدا لکھوں
پاس ہی میرے کیا ہے کیا لکھوں

تو اگر تھام لے قلم میرا
ابتدا اور انتہا لکھوں

اولیں نام ہے خدا کا نام
دوسرا نام مصطفےٰؐ لکھوں

جس کے ہونٹوں پہ نکتۂ توحید
تجھ کو وہ حرف آشنا لکھوں

ذکر تیرا خدا کے ساتھ کروں
فکر سے تجھ کو ماورا لکھوں

تیری معراج از کراں تا کراں
وقت کو تیری گردِ پا لکھوں

تو مرے ہر نفس میں زندہ ہے
تجھ کو ہر دور کی صدا لکھوں

سب عناصر ترے جلو میں رواں
تجھ کو کس کس کا رہنما لکھوں!

سارے رشتے فنا کے رشتے ہیں
تجھ کو سر رشتۂ بقا لکھوں

تیری توصیف ہو نہیں سکتی
تجھ کو میں تجھ سے بڑھ کے کیا لکھوں

تجھ سے ضو ریز ہے جمیلؔ کا دل
روشنی سے تجھے سوا لکھوں

○

نعت

تو ہے محبوبِ خدا میں ہوں سوالی تیرا
میں کہاں اور کہاں رتبۂ عالی تیرا

تیرے در پر ہیں گنہگار صدائیں کتنی!
جن کی بخشش کے لئے گھر نہیں خالی تیرا

زندگی تیرے لئے ایک جہادِ پیہم
تو وہ شاہد نہیں مشہود خیالی تیرا

امن و خوشبو کا تسلسل ہے ترے ہی دم سے
باغ بھی تیرا ہے، جب باغ کا مالی تیرا

تیری معراج ہے، معراجِ کمالِ آدم
پیکرِ عشق جلالی و جمالی تیرا

ڈھونڈ کر لا بھی سکا کوئی یہاں تیری مثال!
تو وہ سردار کہ ہر نقش مثالی تیرا

تو مجھے طائرِ گلزارِ نبوت کر دے
جس طرح حال سناتا رہا حالؔی تیرا

ہے ترے پاس نبیؐ سارے جہانوں کی کلید
چھوڑ کر تجھ کو کہاں جائے سوالی تیرا

میں بھی اک ذرۂ ناچیز سے ہو جاؤں جمیلؔ
مجھ پہ پڑ جائے اگر عکس جمالی تیرا

○

نعت

بھر دے اس کی جھولی تو ہے مالک تو ہے والی
تیری چوکھٹ پر آیا ہے تیرا ایک سوالی
یوں تو لاکھوں آوازیں ہیں کہنے سننے والی
لیکن سب آوازوں میں تیری آواز نرالی
کتنے نام ہیں سب سے اونچا تیرا نام محمدؐ
جس پر جنت بھی قرباں ہے تو وہ عرش کی ڈالی
تیری کملی میں پوشیدہ بھید زمانوں والے
تو آقاؐ ہے لیکن تیری شان ہے کملی والی
یوں لگتا ہے اپنے پاس بلا لیتا ہے مجھ کو
آنکھوں میں جب لہراتی ہے تیرے گھر کی جالی
مجھ کو بھی توفیق عطا کر میں بھی تجھ کو دیکھوں
یوں تو جلوہ اس کے لئے ہے جس کی روح بلالیؓ
واپس آ کر دیکھا تو گدڑی میں لعل خزینے
میں تو لوٹ آیا تھا آقاؐ کرکے گٹھڑی خالی
مجھ میں کہاں یہ تاب کہ لکھوں تیرا نعت قصیدہ
کون و مکاں سے، حرف و بیاں سے، تیرا رتبہ عالی

نعت

خیر بھی حسن بھی صداقت بھی
تو محمدؐ بھی ہے محبت بھی

تو ہے سب سے بڑی عدالت بھی
اور در پر کھڑی ہے خلقت بھی

ہے ترا تخت بوریا تیرا
اور سب پر تری حکومت بھی

تو خدا سے بھی ہمکلام ہوا
تو ہے قرآن بھی بشارت بھی

تیری جلوت کا نور تا بہ ابد
تو ہے غارِ حرا کی خلوت بھی

تا بہ قوسین ہے اڑان تری
تو ہے معراج کی شہادت بھی

عشق بھی بے مثال ہے تیرا
اور بے مثل ہے سخاوت بھی

ہے بجا اس پہ جتنا ناز کروں
تو مرا فقر میری دولت بھی

چشمۂ نور سے ہے دل سیراب
تو گھنی چھاؤں بھی ہے رحمت بھی

تو نوازے تو کچھ بعید نہیں
ہے تری دید میری حسرت بھی

نور دے ساری کور آنکھوں کو
عام کر یا نبیؐ بصیرت بھی

○

نعت

ان کی بھی توجہ شامل ہے' میں نے بھی دل سے کام لیا
یہ نامِ محمدؐ ایسا ہے ہر صبح لیا' ہر شام لیا
کچھ دور بہت تھا رستہ بھی اور کچھ میں تھا پابستہ بھی
میں گرتے پڑتے آ پہنچا' دربارِ نبیؐ نے تھام لیا
اک آگ لگی تھی سینے میں' اور میں تھا شہر مدینے میں
ٹھنڈک تھی عطر پسینے میں' زمزم کا چھلکتا جام لیا
ہونٹوں نے بڑھ کر چوم لیا' جب نام محمدؐ کا آیا
سب تجھ کو خبر ہے کس کس نے بے ساختہ تیرا نام لیا
جو پیار میں سب سے آگے تھے وہ سارے کچے دھاگے تھے
اک تیرا سہارا دائم تھا' جو ہم نے ہر ہر گام لیا
اپنا تو ہے محبوب وہی' ہم کو تو ہے مطلوب وہی
وہ احمدِ مرسل صلِ علیٰ' گرتوں کو جس نے تھام لیا
گومیرا نام جمیل بھی ہے' دل میں روشن قندیل بھی ہے
اس وقت دوام ملا مجھ کو جب میں نے تیرا نام لیا

○

نعت

'کن' سے پھوٹا ہے جو آپؐ وہ بحر ہیں
ہم تو بس اس سمندر کی اک لہر ہیں

کھیتیاں اپنی سیراب ہیں آپؐ سے
آپؐ سینوں میں بہتی ہوئی نہر ہیں

گر خدا خالقِ وقت ہے' دہر ہے
آپؐ روحِ رواں' معنیٔ دہر ہیں

آسمان و زمیں تو کنارے ہیں دو
درمیاں آپؐ ہی نور کا بحر ہیں

مجھ کو بھی ہو عطا علم کی روشنی
یا نبیؐ آپ تو علم کا شہر ہیں

○

نعت

مظہر ہے تو خدا کے جلال و جمال کا
کیسے بیاں ہو معجزۂ بے مثال کا

چھایا ہوا ہے تو ہی فضائے بسیط پر
خود وقت ہم سفیر ہے تیرے خیال کا

تو روحِ کائنات' گمان و خیال سے
رتبہ ہے ماورا ترے حسن و کمال کا

تُو تو محیطِ وقت سے آگے تھا اور ہم
کرتے رہے شمار فقط ماہ و سال کا

تھا فاصلہ بھی اور کوئی فاصلہ نہ تھا
معراج' اتصال' فراق و وصال کا

ہر فلسفے کا تیرا تبسم گرہ کشا
اب کس کو حوصلہ ہے یہاں قیل و قال کا!

دنیا ہے انتہاؤں کی اندھی گھپاؤں میں
سرسبز راستہ ہے ترے اعتدال کا

میدانِ کارزار میں کوئی نہیں جواب
مولا علیؓ کی ضرب کا اور تیریؐ ڈھال کا

لوٹ آئے کاش مرکزِ احمدؐ پہ زندگی
مٹ جائے فاصلہ یہ عروج و زوال کا

مانگے بھی تجھ سے تیرے سوا اور کیا جمیلؔ
توُ ہی تو ہے جواب مرے ہر سوال کا

○

نعت

دیکھوں تیرا روئے منور یوں تیری مستوری میں
جیسے کوئی فرق نہیں ہے دوری اور حضوری میں
تیری صورتِ اقدس جھلکے میرے دل آئینے میں
سوچ رہا ہوں نور ہے کتنا اپنی اس بے نوری میں
جی کرتا ہے پر لگ جائیں اور میں اڑ کر آ جاؤں
تیری دید کا شوق ہے کتنا دوری کی مجبوری میں
دل کے پنچھی اڑتے اڑتے گنبدِ سبز پہ جا پہنچے
رستے میں دم توڑا سارے شاہوں نے معذوری میں
پیشِ حضورؐ بھلا کب دل کی بات مکمل ہوتی ہے
جتنی بات ادھوری میں ہے بات کہاں وہ پوری میں
میرے دل کی ساری دولت تیرے نام کا صدقہ ہے
تجھ کو پا کر خوش ہوں کتنا میں اپنی رنجوری میں
وہ بھی تیری درویشی پر تیری عظمت پر قرباں
گمنامی کی شان اگر ہے کچھ اپنی مشہوری میں
پھیلتی جاتی ہے دنیا میں صلِ علیٰ کے ذکر کے ساتھ
تیرے نام کی ایک مہک ہے دل کی اس کستوری میں
تب سے جمیلؔ ہوئے ہیں روشن میرے نام کے معنی بھی
جب سے حضورؐ کا نور بھی آیا اپنی خام شعوری میں

○

نعت

بن کے قدموں کی دھول جاتے ہیں
زیرِ پائے رسولؐ جاتے ہیں
شوقِ دیدِ حبیبؐ کیا شے ہے
سانس لینا بھی بھول جاتے ہیں
بھیجتے ہیں وہ بامراد ہمیں
پا شکستہ ملول جاتے ہیں
آج غارِ حرا سے ہم لے کر
نورِ شانِ نزول جاتے ہیں
تو سراپا جمال، تیرے حضور
بن کے حسنِ قبول جاتے ہیں
اُتنے کُھلتے ہیں در بہشتوں کے
جتنے روضے پہ پھول جاتے ہیں
خطِ معراج سامنے ہے جمیلؔ
وہ خدا کے رسولؐ جاتے ہیں

○

نعت

اک کیفِ سرمدی میں اڑا جا رہا ہوں میں
یثرب کے چاند تیری طرف آ رہا ہوں میں
تو ساری کائنات کا روشن چراغ ہے
شب بھر اسی چراغ میں جلتا رہا ہوں میں
ہر رہ گذر میں راہ نما' راہ بر ہے تو
ہر گام تیرا نقشِ کفِ پا رہا ہوں میں
تیرا کرم کہ تو نے گہر کر دیا مجھے
ورنہ بس ایک قطرۂ دریا رہا ہوں میں
نورِ خدا ہے روئے محمدؐ سے منکشف
پردہ تعینات سے سرکا رہا ہوں میں
میدانِ عصر ہو کہ شہادت گہہِ حسینؓ
باطل سے ہر محاذ پہ لڑتا رہا ہوں میں
کافر کہو مجھے کہ مسلمان' جو کہو
ہر حال میں رسولؐ کا شیدا رہا ہوں میں
اک دائمی تپش ہے فراقِ رسولؐ میں
یہ آگ دل میں اور بھی سلگا رہا ہوں میں
آنکھوں میں گھومتی رہیں روضے کی جالیاں
پھر بھی جمیلؔ دید کا پیاسا رہا ہوں میں

○

نعت

عجیب حسنِ تقدس ہے تیرے نام کے ساتھ
کہ تیری یاد بھی آتی ہے احترام کے ساتھ
جب آفتابِ رسالت کی روشنی پھیلی
تو کائنات سجی کتنے اہتمام کے ساتھ
ہے اس کی خاک نشینی میں شانِ لولاکی
سبھی بلند ہیں یوں تو عروجِ بام کے ساتھ
کھِلوں میں روضۂ اقدس میں چاندنی بن کر
اگر وہ پاس بلا لیں مہِ تمام کے ساتھ
بڑا نصیب ہے میرا اگر قبول کریں
درِ حبیبؐ پہ آیا ہوں میں سلام کے ساتھ
غمِ حسینؓ میں شامل ہے خونِ اشکِ رسولؐ
مرا تو خون کا رشتہ ہے ارضِ شام کے ساتھ
جمیلؔ نعت کو ہی حاصلِ کلام کہوں
تمام حرف ہیں منسوب ایک نام کے ساتھ

○

نعت

اِدھر بھی آئے اُدھر سے کبھی نسیمِ حجاز
بہارِ نعت میں ڈھل جائے شوقِ راز و نیاز
میں جب بھی روئے محمدؐ کو ذہن میں لاؤں
مری نظر بھی فروزاں ہو میرا دل بھی گداز
زباں پہ شاہد و مشہود کا رہے کلمہ
ہر ایک سانس میں ہوتی رہے ادائے نماز
اُنہی کے ذکر کا بوسہ ہے ثبت ہونٹوں پر
بس ایک نامِ محمدؐ ہے محرم و دم ساز
مری حیات اگر مجھ کو بار بار ملے
خدا کے بعد ترے نام سے کروں آغاز
ملے جو قربِ محمدؐ تو بھید کھل جائے
یہ کائنات ہے ورنہ عجیب پردۂ راز
جمیلؔ میں بھی گدائے حبیب کہلاؤں
درِ حبیبؐ پہ پہنچے اگر مری آواز

○

نعت

دائم قائم نام ہے تیرا امن، محبت، خیر
سب کے لئے پیغام ہے تیرا امن، محبت، خیر
آیت آیت رحمت بن کر اترا سب قرآن
لہجہ اور کلام ہے تیرا امن، محبت، خیر
بعد میں ان لفظوں کی چاہے کتنی ہو تفسیر
سب سے اول کام ہے تیرا امن، محبت، خیر
تیرے پیچھے چلنے والے کیوں ہوں تھکن سے چور
مسلک ہر ہر گام ہے تیرا امن، محبت، خیر
محفل محفل تیری خوشبو، گلشن گلشن رنگ
سب سے بڑا انعام ہے تیرا امن، محبت، خیر
دل کے ساتھ دھڑکنے والی تیری ہر ہر بات
نور ظہور تمام ہے تیرا امن، محبت، خیر
نامِ جمیلؔ کا ہے رکھوالا، تیرا اسم محمدؐ
ذکر سحر اور شام ہے تیرا امن، محبت، خیر

○

نعت

ترے بغیر مکمل نہ تھی ادائے سحر
ترا وجود ہوا باعث ضیائے سحر
ازل سے تا بہ ابد ہے ترے ظہور کی ضو
تو ابتدائے سحر ہے تو انتہائے سحر
بڑا مہیب اندھیرا تھا ساری دنیا پر
تجھے رسولؐ بنایا گیا برائے سحر
ترے ہی حسن کا پرتو سحر کے چہرے پر
تُہی کمال سراپا ہے' ماورائے سحر
نصیب اس کو وصالِ محمدؐ و محمود
جو حق پرست ہوا رمز آشنائے سحر
دریچے کھولتی جاتی ہے سب حضوری کے
اذانِ صبح میں ڈوبی ہوئی نوائے سحر
تمام رات درود و سلام میں گذری
سحر نے ہم کو عطا کی تری ردائے سحر
جہاں حضورؐ کی خوشبو قدم قدم پہ ملے
اڑا کے لے گئی ہم کو وہاں ہوائے سحر
یہ حمد و نعت کا سر سبز نکتہ آغاز
اسی لئے تو میں کرتا رہا ثنائے سحر
جمیل اسمِ محمدؐ سے ہی اجالا ہے
یہ مسکرائے تو ہر سمت مسکرائے سحر

نعت

حسنِ بیاں میں تو ہے' کمالِ زباں میں تو
سرمستیٔ بلالؓ کی پہلی اذاں میں تو
امت کا پاسبان بھی' منزل شناس بھی
اس کاروانِ عشق کی روحِ رواں میں تو
رہ جائیں امتحان میں ممکن بھلا کہاں
جب تک ہمارے ساتھ ہے ہر امتحاں میں تو
اپنے لئے تو جنتِ ہستی سے کم نہیں
جس بارگاہِ عشق میں تو' گلستاں میں تو
اِس پار ہم کھڑے ہیں تو اُس پار ہے خدا
رحمت کے ایک پُل کی طرح درمیاں میں تو
تجھ سے ازل ابد کی طنابیں تنی ہوئیں
تو روحِ کائنات' زمان و مکاں میں تو
تو سارے خاکداں کے لئے حسنِ بیکراں
معراجِ ذوق و شوق کے ہر آسماں میں تو
ہر چند جاوداں تو خدا ہی کی ذات ہے
لیکن تمام سلسلۂ جاوداں میں تو
جائیں جہاں جہاں بھی ترا آسرا ہمیں
دونوں جہاں جمیلؔ ہیں دونوں جہاں میں تو

○

نعت

سب نبیوں' سب انسانوں سے اونچی شان' محمدؐ
وحدت رب کی رعنائی' اپنی پہچان' محمدؐ
خیر' محبت کا جو مخزن وہ دامان' محمدؐ
جو انسان کو عدل سکھائے وہ احسان' محمدؐ
باقی سب کی ذات ادھوری آپؐ کی ذات ہے پوری
ہستی کے سب عنوانوں کا اک عنوان' محمدؐ
بندے اور خدا کے اندر ایک دوامی رشتہ
اکمل نام خدا کا ہے کامل انسان' محمدؐ
مٹی میں مل جانے والے خوشے' سارے توشے
سارے جہانوں کا دائم قائم سامان' محمدؐ
عرش سے اترا لوحِ نبیؐ پر اک قرآن خدا کا
جس کا سینہ' عرش کا زینہ وہ قرآن' محمدؐ
جس کی رحمت کے سرچشمے ابد ابد تک جاری
جس کا پھل نسلوں تک پہنچے وہ کھلیان محمدؐ
جنم جنم تک سچائی کا قول نبھانے والا
امت سے جو کبھی نہ ٹوٹے وہ پیمان' محمدؐ
کیوں نہ جمیلؔ سنبھال کے رکھوں نعت کا یہ سرمایہ
اپنی جان' اپنا ایمان' اپنا دیوان' محمدؐ

○

نعت

محسنِ انسانیت، اے صاحبِ خُلقِ عظیم
تو محمدؐ مصطفےؐ تجھ پر فدا ربِّ کریم

مظہرِ لوح و قلم، تیرا ازل، تیرا ابد
نو بہ نو تیری تجلی، کیوں کہیں تجھ کو قدیم

تو امیر اور دائرہ در دائرہ تیرے سفیر
رحمتِ اللعالمیں سارے جہانوں کے ندیم

تاجِ اسکندر بھی کیا ہے، خلعتِ دارا بھی کیا
تاجور ہے تیری کملی، منفرد تیری گلیم

اپنی سیرت دے ہمیں، اپنی بصیرت دے ہمیں
پھر عطا ہو ہم کو میزانِ عمل، عقلِ سلیم

یا محمدؐ آج پھر ٹوٹے ہوئے دل جوڑ دے
اور ہم کو بخش دے پہلا سا وہ عزمِ صمیم

ایک تیرا دستِ شفقت سائباں سب کے لئے
سارے گوہر ماند جس سے تو ہے وہ دُرِ یتیم

تیری صحبت میں جو بیٹھے رازِ جنت پا گئے
تیرے لہجے، تیری باتوں میں ہے فردوسِ نعیم

وادیٔ یثرب سے نکلی، گُل کِھلاتی چار سو
تیرے الطاف و کرم کی ناز پروردہ نسیم

حکمتوں کے سارے پوشیدہ خزانے کھول دے
اے علیموں کے علیم اور اے حکیموں کے حکیم

ہے یہی میری تمنا، ہے یہی میری دعا
تو رہے تا حشر میرے خانۂ دل میں مقیم

○

نعت

مرا راستہ' مرا راہبر' ترا عشق تیرا خیال ہی
" بلغَ العُلےٰ بکمالہٖ ' کَشَفَ الدُجےٰ بِجمالہٖ "
ترے معجزات کا ہو بیاں' یہ زباں میں تاب و تواں کہاں
" حسنت جمیعُ خصالہٖ ' صلو علیہِ وآلہٖ "
تو ہے بیکراں' تری عظمتوں کی نشانیاں ہیں کہاں کہاں
تری ذات ذاتِ ابد نما' نہیں جس کو خوفِ زوال ہی
تو خدا کے نور کا آئینہ' نہیں تجھ سا کوئی بھی دوسرا
نہ عدم میں تیرا جواب ہی' نہ جہاں میں تیری مثال ہی
تو ہے آئینہ تجھے پا لیا' تجھے اپنے دل میں سجا لیا
نہ طلب کوئی کسی اور سے' نہ دراز دستِ سوال ہی
ترا حسن چہرہ نما ہوا' تو ہمیں بھی نور عطا ہوا
کہ ترے ظہور سے پیشتر' تو یہ زندگی تھی وبال ہی
ترے فقر نے وہ سبق دیا کہ میں دو جہاں میں غنی ہوا
نہ کسی سے کوئی گلہ مجھے نہ زباں پہ حرفِ ملال ہی
تو مرے خیال میں آ گیا' تو سبھی نیاز سکھا گیا
ہے یہی تو تیرا جمال ہی' ہے یہی تو تیرا وصال ہی
ہے یہ تیرا ذکرِ جمیل ہی' مری آرزو کا کفیل بھی
میں ہوں نعت خواں میں ہوں گلفشاں تو ہے یہ بھی تیرا کمال ہی

○

نعت

خورشید، قمر، سرو، صنوبر نہیں ٹھہرا
کوئی بھی ترے قد کے برابر نہیں ٹھہرا
ہر ایک صحیفے کا تسلسل ہے تجھی میں
تجھ سا کوئی دنیا میں پیمبر نہیں ٹھہرا
تو رحمتِ باری کا امیں دونوں جہاں میں
کوئی تری اقلیم سے باہر نہیں ٹھہرا
جب ہاتھ ترے آ گئی تلوار خدا کی
پھر تیرے مقابل کوئی لشکر نہیں ٹھہرا
تو سارے ہی ناموں سے رہا افضل و اعلیٰ
احمدؐ سا کوئی لفظ مکرّر نہیں ٹھہرا
پھیلاؤ ابد تک ہے ترے بابِ کرم کا
کس پل ترے گھر کوئی مسافر نہیں ٹھہرا!
وہ شخص جو کافر نظر آتا ہے سبھی کو
اندر سے تو وہ شخص بھی کافر نہیں ٹھہرا
ہر دل میں دھڑکتا ہے ترا نام محمدؐ
محبوب سبھی کا ہے تو کس گھر نہیں ٹھہرا
ہاں تیری بدولت ہی شفاعت بھی ملے گی
جزٗ تیرے کوئی شافعِ محشر نہیں ٹھہرا

○

نعت

کون کہتا ہے مری روح کو آرام نہیں
اسم احمدؐ سے تو بڑھ کر کوئی انعام نہیں

ہر طرف سے ہے ترے نام درود اور سلام
تری محفل میں کسی پر کوئی الزام نہیں

تجھ سے سیکھا ہے فقیری میں امیری کرنا
اپنے دل میں تو کوئی بھی ہَوسِ خام نہیں

مجھ پہ ہو جائے اگر میرے محمدؐ کی نظر
میں یہ سمجھوں گا کسی چیز میں ناکام نہیں

ہے بہت شہرِ مدینہ کی مسافت لیکن
تو اگر ہاتھ پکڑ لے تو یہ دو گام نہیں

ہر گھڑی نعت کی پڑتی ہے مرے دل پہ پھوار
تجھ سے کچھ دور مری صبح نہیں شام نہیں

کیوں جمیلؔ اور کسی نام کے پیچھے بھاگوں
سارے ناموں میں محمدؐ سا بڑا نام نہیں

○

نعت

تو ہے آقا مرا مصطفٰےؐ مصطفٰےؐ
میں ہوں تیرا گدا مصطفٰےؐ مصطفٰےؐ

تو سراپا عطا در عطا اور میں
پُر خطا، پُر خطا، مصطفٰےؐ مصطفٰےؐ

کس طرف جاؤں سب راستے بند ہیں
تیرا در ہے کھلا، مصطفٰےؐ مصطفٰےؐ

چاہتا ہوں ترے دل میں تھوڑی سی جا
تیرے ارض و سما، مصطفٰےؐ مصطفٰےؐ

تو ہے اقراء کا خورشید، سارا جہاں
تجھ سے روشن ہوا، مصطفٰےؐ مصطفٰےؐ

حشر میں عاصیوں کے لئے بھی اُٹھا
تیرا دستِ دعا، مصطفٰےؐ مصطفٰےؐ

دل بھی شق القمر کی طرح جوڑ دے
پھر کوئی معجزہ، مصطفےٰ مصطفےٰ

تیری معراج، انسانیت کی بقا
مرحبا، مرحبا، مصطفےٰ مصطفےٰ

میں رہوں ہم سفر تو بنا لے اگر
مجھ کو بھی خاکِ پا، مصطفےٰ مصطفےٰ

تو مرا راستہ، میری منزل بھی تو
تو مرا رہنما، مصطفےٰ مصطفےٰ

کیوں نہ تجھ کو پکاریں ترے امتی
خود پکارے خدا، مصطفےٰ مصطفےٰ

○

نعت

میں ہوں جمیلؔ اور حکایت رسولؐ کی
دل سے نہ جا سکے گی محبت رسولؐ کی

اس کو پڑھوں تو چوم لوں ہونٹوں سے اس کا نام
چاہت خدا کی ہے کہ یہ چاہت رسولؐ کی

اس میں ہر ایک چیز منور دکھائی دے
کتنی جہاں نما ہے صداقت رسولؐ کی

دونوں ہمارے ظاہر و باطن کے رہنما
صورت رسولؐ کی ہو کہ سیرت رسولؐ کی

جتنا بھی ظرف وسعتِ کون و مکاں میں ہے
اس سے بھی کچھ سوا ہے ریاضت رسولؐ کی

جتنی عطا ہے ربِ جلال و جمال کی
اتنی ہی بے بہا ہے سخاوت رسولؐ کی

احمدؐ ہی انتہا ہیں سبھی انتہاؤں کی
سب عظمتوں کی جان ہے عظمت رسولؐ کی

شب قدر میں تلاش کرو سرِّ کائنات
اس رات میں چھپی ہے بشارت رسولؐ کی

گھل جائیں ان کے جلوۂ سیال میں کبھی
ہو جائے کاش ہم کو زیارت رسولؐ کی

اپنا بھی ذکر محفلِ خیر الوریٰ میں ہو
گر فیض ہو خدا کا، کرامت رسولؐ کی

کچھ بھی تو اپنے پاس نہیں پیش کیا کروں
سینے میں ایک دل ہے امانت رسولؐ کی

ہم سے گنہگار بھی بخشے گئے جمیلؔ
آئی کچھ اتنے جوش میں رحمت رسولؐ کی

○

نعت

تو روشنی کا پیمبر ہے تو سراجِ منیر
ترے ہی ہاتھ میں ہے مہر و ماہ کی تقدیر

ترے ہی پاس دلوں کی سفارتیں ساری
تہی ہے سارے زمانوں کی دھڑکنوں کا سفیر

تو آئینہ ہے، تو جوہر، خدا کی روحِ رواں
خدا کے نور سے گوندھا گیا ہے تیرا خمیر

گرہ کشا ہے وجود و عدم کا، تیرا ظہور
عطا کرے جو نئی زندگی وہ تیرا ضمیر

سب اپنے اپنے سبھی معجزوں کو لے آئیں
تو معجزہ ہے مجسم، کہاں ہے تیری نظیر!

یہ اور بات فقیری تجھے پسند آئی
وگرنہ دونوں جہاں میں ہے کون تجھ سا امیر!

اگر جمالِ الٰہی میں ڈوب کر ابھریں
دل و نگاہ میں ہم دیکھ لیں تری تصویر

تجھی سے ہم نے نیا ذات کا چلن سیکھا
کہ تو نے توڑ دی ہر رنگ و نسل کی زنجیر

تری کشش نے مجھے اپنی سمت کھینچ لیا
وگرنہ میں تھا بھٹکتی ہوئی سی اک تنویر

میں جب سے پیارے نبیؐ تجھ سے ہمکلام ہوا
کچھ اور بڑھ گئی میرے کلام کی تاثیر

یہ بازگشت ہے اقبال کی کہ نعتِ جمیلؔ
فضا میں گونج رہی ہے وہی نوائے فقیر

○

نعت

میں زمیں پر تھا فلک پر مجھے پہنچایا ہے
تری عظمت کا علم عرش پہ لہرایا ہے

مجھ گنہگار کو ایک ایک نے ٹھکرایا ہے
تیری رحمت ہے کہ تو نے مجھے اپنایا ہے

جلوتوں کی یہ چمک لے گئی کیا کچھ میرا
تیری خلوت میں طلب سے بھی سوا پایا ہے

علم و عرفان کا برگد ہے مسافر کے لئے
کتنا شیریں تری چاہت کا گھنا سایہ ہے

تو وہ شہکار نہیں کوئی بھی ثانی جس کا
تیرے انوارِ مجسم پہ خدا چھایا ہے

بارشیں ہیں ترے الطاف و کرم کی سب پر
تو یہاں سارے زمانوں کے لئے آیا ہے

دل کے کافر تو اجالے میں نہ دیکھیں تجھ کو
تو ہمیں گھور اندھیرے میں نظر آیا ہے

کسی عنواں سے کبھی ختم نہ ہونے والا
تُو تو اک پھیلتا بڑھتا ہوا سرمایہ ہے

ثبت ہے لوح و قلم پر تو ہمیشہ کے لئے
تیرے اظہار نے قرآں کا شرف پایا ہے

تیری یاد آئی عجب حرفِ تسلی بن کر
کیا انوکھا یہ ترے پیار کا پیرایہ ہے

ہر طرف نعتِ محمدؐ کے اجالے ہیں جمیلؔ
کس نے شیشہ مرے وجدان کا چمکایا ہے

○

نعت

یادِ احمدؐ بھی ہے خزینۂ گل
ہے یہی تو مرا مدینۂ گل
اسمِ احمدؐ سے پھول کھلتے ہیں
اس کی خوشبو سے ہے قرینۂ گل
دل محمدؐ کے نام سے روشن
جیسے ہو شاخ پر نگینۂ گل
لمحہ لمحہ مہک رسولؐ کی ہے
ہر مہینہ ہے اب مہینۂ گل
ہے محمدؐ کا گھر مری جنت
مجھ کو لے چل وہیں سفینۂ گل
جب بلائے گا وہ مدینۂ جاں
لے کے جاؤں گا آبگینۂ گل
روضۂ پاک کو ذرا چھو لوں
مجھ کو مل جائے گا دفینۂ گل
جس سے کھلتے ہیں آسمان کے در
شبِ معراج ہے وہ زینۂ گل
ایسے آتی ہے نعت کی خوشبو
جیسے ہو نعت خواں حسینۂ گل

○

نعت

تو محمدؐ ہوا، خدا نہ ہوا
پر کوئی تجھ سا دوسرا نہ ہوا

اور بھی یوں تو معجزے ہیں بہت
تجھ سے بڑھ کر تو معجزہ نہ ہوا

اڑ کے ہی تیرے پاس آ جاتا
کیا کروں موجۂ صبا نہ ہوا

میں تو حاضر نہ ہو سکا لیکن
جذبۂ دل تو نارسا نہ ہوا

تیری نسبت کا جو تقاضا تھا
زندگی بھر وہ حق ادا نہ ہوا

ہم نے ہی قدر کی نہ کچھ ورنہ
تجھ سے کیا کیا ہمیں عطا نہ ہوا

اتنے شرمندۂ گناہ تھے ہم
عمر بھر تیرا سامنا نہ ہوا

اس کی کشتی کا ناخدا تو ہے
جس کی کشتی کا ناخدا نہ ہوا

میں بھلا کیا ہوا جمیلؔ اگر
ذرۂ راہِ مصطفےٰؐ نہ ہوا

○

نعت

صدیوں کے عاصیوں کا مقدر سنور گیا
اک نام تھا کہ سب کے دلوں میں اتر گیا

برسا ہے دور دور ترا ابرِ نوبہار
ویران کھیتیوں کو بھی شاداب کر گیا

کیا ہو گی تیرے روئے مبارک کی روشنی
سینہ ترے خیال کی ضو ہی سے بھر گیا

سائے میں لے لیا تری رحمت نے اس طرح
محسوس یہ ہوا کہ میں اپنے ہی گھر گیا

منسوب ہے تجھی سے دو عالم کی روشنی
خورشید کا ہے کیا اِدھر آیا' اُدھر گیا

توقیر بڑھ گئی ہے اُسی شب سے فرش کی
جس شب وہ مرکزِ دوجہاں عرش پر گیا

اس بحرِ بیکراں کا بیاں ہو تو کیا جمیلؔ
ڈوبا جو اس کے نور میں وہ پار اتر گیا

○

نعت

تیرا کرم جو ہم کو بلائے اپنے شہر مدینے
تیری ہوائیں، تیری فضائیں، تیرے بحر سفینے

وہی مہینہ خاص ہے جس میں تیرا بلاوا آئے
تیری یاد میں گذریں یوں تو سارے سال مہینے

ہاتھ میں پتھر لے کر دنیا بھاگ رہی ہے پیچھے
ہم کو چھپا لے ورنہ ظالم لوگ نہ دیں گے جینے

سب کے دامن میں کیا کچھ ہے اپنی جھولی خالی
اپنی رحمت ڈال دے اس میں تیرے پاس خزینے

وہ سارے ہیں روشنیاں تقسیم ہی کرنے والے
جن کے تیرے نام ترے پیغام سے روشن سینے

تیری طرح جینے کا ہم کو کچھ تو سلیقہ آئے
ہم کو بھی دو چار سکھا دے اپنے پیار قرینے

انساں ان زینوں پر چڑھتا جائے بڑھتا جائے
فرش سے عرش پہ جانے والے سارے تیرے زینے

○

نعت

تجھ میں جو بات ہے وہ بات کہاں
ہم کہاں اور تیری ذات کہاں
تجھ سے بڑھ کر جہانِ معنی میں
اور پیمانۂ صفات کہاں
تو ہے سورج سبھی جہانوں کا
تیرے دن میں عذاب رات کہاں
تو خدا کا حسیں تریں شہکار
تجھ سے بڑھ کر جمالِ ذات کہاں
سارے ہی بت ہیں ٹوٹنے والے
تیرے کعبے میں سومنات کہاں
تیری معراج' انتہائے بشر
تجھ سے آگے تصورات کہاں
تجھ پہ ساری تجلیوں کا نزول
اور اتنی تجلیات کہاں
میں بھی تھا ایک نعت گو تیرا
ورنہ ہوتی مری نجات کہاں
جو چلا راہِ مصطفےٰؐ پہ جمیلؔ
جیت اس کی ہے اس کو مات کہاں

○

نعت

ہوا کے دوش پر پیغام آئے
کوئی تو حرف میرے نام آئے

کوئی تو اسم ایسا بھی عطا ہو
جو مجھ کو زندگی بھر کام آئے

محبت کا تو ایسا جال پھینکے
پرندہ دل کا زیرِ دام آئے

تمہارا نام جب وردِ زباں ہو
زباں پر کیا کسی کا نام آئے

ترے ہی حسن کے سب معجزے ہیں
سحر ہو یا سہانی شام آئے

اگرچہ وہ خیال و خواب ہی تھا
ترا دامن تو ہم بھی تھام آئے

وہی عاشق شہیدِ آبرو ہے
جو تیرے راستے میں کام آئے

ہوا طے وہ جو صدیوں کا سفر تھا
تری جانب تو ہم دو گام آئے

سنبھل کر دیکھ یہ ساعت ہے نوری
حضوری کے سنہرے بام آئے

جمیلؔ اِتنا، مرے دل میں ہمیشہ
خدا کے ساتھ تیرا نام آئے

○

نعت

یہیں مرنا ہے ، جینا ہے
یہ دل شہرِ مدینہ ہے
تری سیرت نے سکھلایا
محبت اک قرینہ ہے
ترے انوار سے روشن
مرا صد چاک سینہ ہے
مرا دل تیری چاہت کا
عجب نوری خزینہ ہے
تو سب روشن جہانوں کی
نگاہوں میں نگینہ ہے
بجھائے پیاس جو سب کی
تو ایسا آبگینہ ہے
تری آنکھوں سے جو دیکھے
وہی دانا ہے بینا ہے
بچا لو اپنی امت کو
بھنور میں اب سفینہ ہے
جمیل آؤ چلیں ہم بھی
حضوری کا مہینہ ہے

○

نعت

کیا سنہرے اصول دے کے گیا
ہم کو سب کچھ رسولؐ دے کے گیا
رحمتِ کُل ہے ہر زماں کے لئے
سب کے ہاتھوں میں پھول دے کے گیا
امن کی، آگہی کی، ایماں کی
ہر دعائے قبول دے کے گیا
جگمگاتا رہے گا تا بہ ابد
خیر کو اتنا طول دے کے گیا
ذات میں اک بہشتِ تازہ ہے
شاہکارِ بتولؓ دے کے گیا
کربلا سچ کا استعارہ ہے
جو شہیدِ رسولؐ دے کے گیا
تحفۂ بے مثال ہے قرآں
جو خدا کا رسولؐ دے کے گیا
اس کے ایک ایک لفظ میں خوشبو
گل صحیفہ رسولؐ دے کے گیا
وہ پیمبر ہے روشنی کا جمیلؔ
اپنی شان نزول دے کے گیا

○

نعت

جہاں پر ثبت ہیں ان سارے رستوں سے محبت ہے
نقوش پائے احمدؐ چومنا بھی اک عبادت ہے

یہ دونوں وصف کب کب اور بھلا کس کس میں ملتے ہیں
کہ تیرا نام ہی تو انکساری ہے شجاعت ہے

جہاں میں جو بھی ہے اس کے سوا مشکوک ہے کتنا
جو تو نے کہہ دیا وہ لفظ ہی اصلِ صداقت ہے

اسی رستے پہ چل کے سرخرو ہے آج تک دنیا
چلی ہے جو بھی تیرے نام سے سچ کی روایت ہے

جو تیرے در پہ آیا اس نے جو مانگا وہی پایا
بڑا رتبہ ہے تیرا اور بڑی تیری سخاوت ہے

میں اب تک تیرے در پر حاضری دینے نہیں آیا
ندامت ہے اگر کوئی تو بس اتنی ندامت ہے

میں تیرا امتی ہوں تجھ سے ہو گی میری بخشش بھی
ترے ہی واسطے سے تیری امت کی شفاعت ہے

مجھے تو مل گیا ہے اور دنیا' دنیا والوں کو
یہ اپنی اپنی خواہش ہے یہ اپنی اپنی چاہت ہے

جہاں کوئی بڑا ہے اور نہ چھوٹا سب برابر ہیں
بہت پیاری مساواتِ محمدؐ کی ولائت ہے

یہاں تو جو بھی آتا ہے وہی انصاف پاتا ہے
زمانے بھر میں سچی بس ترے دل کی عدالت ہے

اسی کے ذکر ہی سے روشنی پھیلی ہے گھر گھر میں
جمیلؔ اس کا وظیفہ ساری صبحوں کی علامت ہے

○

نعت

ہر ایک لب پہ ہے حمد و ثنا مدینے میں
ہے بارگاہِ رسولِ خدا مدینے میں

اٹھا خلوص سے دستِ دعا مدینے میں
تو پھر نہ کچھ بھی رہا نارسا مدینے میں

جسے ہر ایک مرض کے لئے دوا کہیئے
ملا ہے ہم کو وہ آبِ شفا مدینے میں

مہک ہے جن میں شہِ انبیا کے سانسوں کی
وہ گل کھلاتی ہے بادِ صبا مدینے میں

نظر دُھلی سو دُھلی آپؐ کی ضیا سے مگر
یہ روح بھی تو ہوئی کیمیا مدینے میں

وہ کیفیت ہے کہ لفظوں میں کیا بیان کریں
عجیب کیف کا ہے سلسلہ مدینے میں

ہے رحمتوں کی فضا، دلکشا، تر و تازہ
برس رہی ہے کچھ ایسی گھٹا مدینے میں

وہ دو جہان کا آقاؐ وہ سرورِ کونینؐ
اسی کے در پہ مرا سر جھکا مدینے میں

تمام شہر پہ تھا آپؐ کا جلال و جمال
جمیل اور میں کیا دیکھتا مدینے میں

○

نعت

زباں پہ حرفِ ثنا صبح و شام آپؐ کا ہے
ہمیں جو جان سے پیارا ہے نام آپؐ کا ہے

جو لے کے آتا ہے پھولوں کے ہار آتا ہے
قدم قدم پہ یہ سب اہتمام آپؐ کا ہے

ہیں یوں تو اور بھی شیریں زباں زمانے میں
ہر ایک شخص سے میٹھا کلام آپؐ کا ہے

پھر اس کے بعد سبھی ہیں سلام آپؐ کے نام
تمام خلق پہ پہلا سلام آپؐ کا ہے

دکھائی دینے لگی راہِ مستقیم ہمیں
امام آپؐ ہیں آقا یہ کام آپؐ کا ہے

پیامِ خیر فقط آج ہی کی بات نہیں
یہ سلسلہ تو ازل سے تمام آپؐ کا ہے

بلندیاں ہیں بہت آسماں کے اوپر بھی
بلندیوں سے بھی اونچا مقام آپؐ کا ہے

حضورؐ آپؐ ہیں زندہ ابد سے آگے بھی
بقا بھی آپؐ کی ہے اور دوام آپؐ کا ہے

چٹخ کے ٹوٹ گئے اور سارے جام و سبو
مگر جمیلؔ کے ہاتھوں میں جام آپ کا ہے

○

نعت

تو سن لے میری پکار آقاؐ
بلا لے اپنے دیار آقاؐ
یہ دل تری آرزو کا مسکن
یہ جان تجھ پہ نثار آقاؐ
ہے روح بے چین تیری خاطر
کہاں ہے مجھ کو قرار آقاؐ
تری بغیر اپنے ہی وطن میں
ہوں میں غریب الدیار آقاؐ
قبول کر لے یہ پھول میرے
تہی ہے میری بہار آقاؐ
تواپنی خوشبو سے اس کو بھر دے
ہوا ہے ناسازگار آقاؐ
اجڑ چلا ہے جمالِ ہستی
تو پھر سے اس کو سنوار آقاؐ
جہان افروز کر دے ان کو
ہیں حسرتیں بے شمار آقاؐ
وہ ضوفشاں تیرے عشق سے ہیں
جو راکھ میں ہیں شرار آقاؐ

تری شراکت سے مٹ گئے غم
تو سب کا ہے غمگسار آقاؐ

ترے بھروسے پہ کٹ رہے ہیں
مرے یہ لیل و نہار آقاؐ

ہوں نعت گو ایک میں بھی تیرا
تُہی مرا افتخار آقاؐ

زباں پر ہے سلام بن کر
تری طلب بار بار آقاؐ

جو تیری معراجِ عشق میں ہے
وہ نور دے یادگار آقاؐ

ادھر بھی رحمت کی بھیج بارش
اسی کا ہے انتظار آقاؐ

○

نعت

قیام دل میں مسلسل، مدام ہے تیرا
جو لوحِ جاں پہ لکھا ہے وہ نام ہے تیرا
ترے ہی نام سے سارے چراغ جلتے ہیں
قدم قدم پہ بہت اہتمام ہے تیرا
تمام وقت تری یاد میں گذرتا ہے
یہ ذکر پھر بھی مگر ناتمام ہے تیرا
تجھے دوام ملا ہے خدا کی نسبت سے
مرے نصیب کو حاصل دوام ہے تیرا
بلالؓ سا تو مرا عشق ہو نہیں سکتا
یہ کم ہے کیا کہ مرا دل غلام ہے تیرا
عظیم نام ہے تیرا ہر اک زمانے میں
اسی لئے تو بڑا احترام ہے تیرا
ہمارے دن بھی تو گذریں انہیں فضاؤں میں
کہ ذکر و فکر جہاں صبح و شام ہے تیرا
دعا یہ ہے کہ میں تیری بلندیوں پہ اڑوں
ہر ایک چیز سے اونچا مقام ہے تیرا
جمیلؔ اسمِ محمدؐ کا نور ہے دل میں
جبھی تو اتنا مؤثر کلام ہے تیرا

○

نعت

ترے بغیر بہت دل اداس ہے آقاؐ
میں روضہ چوم لوں تیرا یہ پیاس ہے آقاؐ
میں تجھ سے دور سہی پھر بھی ایسا لگتا ہے
کہ جیسے تو ہی مرے آس پاس ہے آقاؐ
مری خطائیں تو اتنی ہیں کیا بیان کروں
مگر یہ دل ترا رحمت شناس ہے آقاؐ
میں ناامید نہیں غم کے ان اندھیروں میں
ہر ایک حال میں تو میری آس ہے آقاؐ
مرا خدا بھی ستار العیوب ہے لیکن
گنہگار کا تو بھی لباس ہے آقاؐ
مرا شمار بھی ہوتا ہے تیری امت میں
مری زبان پہ حرفِ سپاس ہے آقاؐ
یہ کم ہے کیاکہ کھڑاہوں میں اپنے قدموں پر
مرے وجود کی تو ہی اساس ہے آقاؐ
مجھے تو اپنی محبت سے بے کنار نہ کر
یہی طلب ہے یہی التماس ہے آقاؐ
فقیرِ گوشہ نشیں ہوں مگر نہیں تنہا
مرے قریب ہے تو میرے پاس ہے آقاؐ

○

نعت

تو کہ اک بندہ بھی ہے اور بہت بندہ نواز
تیری آواز میں شامل ہے خدا کی آواز

شبِ معراج میں تو اتنی بلندی پہ گیا
منکشف تجھ پہ ہوا عرشِ معلیٰ کا بھی راز

ہے ترے وصل میں بھی ایک عجب شان فراق
وہ کہ ہے ناز مگر تو کہ سراپا ہے نیاز

اس کی توحید سے انکار کہاں ہے ممکن
تیرا ہونا ہی تو ہے اس کے بھی ہونے کا جواز

تیرے پیکر میں مجسم ہے جلال اور جمال
روح کا ساز بھی تو اور تو ہی پردۂ ساز

تیری تخلیق سے یہ بات ہوئی ہے روشن
ایک ہی روحِ حقیقت سے فروزاں ہے مجاز

کھلتے جاتے تھے سب اسرارِ الٰہی تجھ پر
کتنے انوار کا مظہر تھی تری ایک نماز

تیری باتوں میں جو خوشبو تھی وہ مجھ تک پہنچی
کر گیا تیرا تصور ہی مرے دل کو گداز

بیکراں حسن ترا جس سے ہوا میں بھی جمیلؔ
جاوداں عشق ترا جس سے مِری عمر دراز

○

نعت

اے محمد مصطفیٰؐ سارے جہانوں کے رسولؐ
نعت کی صورت یہ میرا تحفۂ جاں ہو قبول
ہر قدم پر میں بھی تیرا ہم سفر بن کر رہوں
کاش بن جاؤں کبھی میں بھی ترے قدموں کی دھول
تو تو خود رحمت ہے میرے گھر میں رحمت بن کے آ
آج کی شب آسماں سے رحمتوں کا ہے نزول
کربلائے عصر کے ہونٹوں کو بھی سیراب کر
مخزنِ ابرِ کرم سرچشمۂ اُمِ بتولؓ
عالمِ انسانیت کو پھر ترا جوہر ملے
تیری نسبت سے ہماری یہ دعا بھی ہو قبول
چلتے چلتے اپنی منزل ایک دن پا جائیں گے
ہم مسافر اور اپنے راہبر تیرے اصول
خوش نصیبی ہے مری میں لے کے آیا ہوں جمیلؔ
آج دربار محمدؐ میں عقیدت کے یہ پھول

نعت

چار سو تیری نکہتیں ہیں مدام
لکھ دیا ہے ترا بہار پہ نام

جو ترے نام پر نثار ہوا
اس سے خود آ ملی بقائے دوام

دے اٹھا لو ترے ہی جلووں سے
پیکرِ صبح اور منظرِ شام

کھل رہے ہیں ہزار رنگ کے پھول
تیرے روضے پہ ہے صبا کا خرام

روشنی بن کے پھیل پھیل گیا
تو نے ایسے پڑھا خدا کا کلام

تیری معراج سے ہوا معلوم
کتنا اونچا ہے آدمی کا مقام

تو نے تو توڑ دیں تھیں زنجیریں
آدمی کیوں ہے آدمی کا غلام!

رحمتیں ہیں تری جہانوں پر
کیوں نہ بھیجیں تجھے درود و سلام

ساری انسانیت کا محسن تو
ہے سبھی کے لئے ترا پیغام

○

نعت

تو دشتِ زندگی سے نہ اتنا خفا لگے
تجھ کو بھی کاش شہرِ نبیؐ کی ہوا لگے

دستِ صبا سے صبح کی صورت مہک اٹھے
دل کی کلی بھی باغِ محمدؐ میں جا لگے

آنکھوں کی پتلیوں میں سما جائے روئے دوست
سرمہ نظر کا' خاکِ درِ مصطفیٰؐ لگے

پھیلا یہیں سے عظمتِ وحدانیت کا نور
روئے نبیؐ پہ عکسِ جمال خدا لگے

اس وقت یاد آئے پناہ گاہِ مصطفیٰؐ
جب ساری کائنات ہمیں بے وفا لگے

اک تُو ہی تو ہے راہنماؤں کا رہنما
تجھ سا ہمیں نہ اور کوئی دوسرا لگے

پیغام ان کا لائے مدینے سے جب صبا
اک نرم پھول سا مرے سینے پہ آ لگے

دیکھیں اُسی میں دونوں جہاں کی تجلیاں
وہ پیکرِ جمال ہمیں آئینہ لگے

میرے رسولؐ نعت کا تحفہ کریں قبول
مجھ کو جمیلؔ یہ بھی کوئی معجزہ لگے

○

نعت

پر جہاں وقت کے بھی جلتے ہیں
اس کے آگے حضورؐ چلتے ہیں

لو ملی ہے چراغِ احمدؐ سے
ہم اگر آندھیوں میں پلتے ہیں

قلبِ احمدؐ چراغ ہے ایسا
جس سے سارے چراغ جلتے ہیں

انؐ کا سورج مدام رخشندہ
ورنہ سب آفتاب ڈھلتے ہیں

انؐ کی رحمت اگر ہو شاملِ حال
سارے آسیب سر سے ٹلتے ہیں

انؐ کے سائے میں کیوں نہ جا بیٹھیں
سب وہاں پھولتے ہیں، پھلتے ہیں

ہے محمدؐ کی چاہ جس دل میں
اس کے ارمان کب نکلتے ہیں

مردِ کامل ہیں، کل صفات ہیں وہ
انؐ کے سانچے میں ہم بھی ڈھلتے ہیں

تھام لیتے ہیں وہ جمیلؔ ہمیں
ہم کہ گِر گِر کے بھی سنبھلتے ہیں

○

نعت

بڑا سکون، بڑی روشنی نماز میں ہے
مرے لئے تو حقیقت اسی مجاز میں ہے
اسی میں روئے محمدؐ اسی میں نورِ خدا
عجب سرور مرے سجدۂ نیاز میں ہے
یہ میری روضۂ اقدس پہ حاضری ہو قبول
سرِ نیاز تری بارگاہِ ناز میں ہے
وہی ہوائیں مرے آس پاس چلتی ہیں
کہ موسم ایک سا یثرب میں ہے حجاز میں ہے
کلیدِ اسمِ محمدؐ سے کھلتی جاتی ہے
ہر ایک بات، ابھی تک جو چشمِ راز میں ہے
میں منکشف ہوں تو بس عشقِ مصطفےٰؐ سے جمیلؔ
یہ اختصار کہاں داستاں طراز میں ہے

نعت

میں اڑ کے پاس آؤں جو اذنِ سفر ملے
سوچا ہی تھا، کہ مجھ کو نئے بال و پر ملے

کتنے ہیں خوش نصیب جو رہتے ہیں تیرے پاس
مجھ کو بھی کاش شہرِ مدینہ میں گھر ملے

جس سے ہو قلب و روح کو بالیدگی عطا
تیرے شجر سے مجھ کو وہ میٹھا ثمر ملے

معراج مصطفےٰ تھی مرے خواب میں
پاؤں زمیں پہ نقشِ قدم عرش پر ملے

ایسا ہو اتصال محمدؐ کے نور سے
پلکیں اٹھیں اُدھر تو اشارہ اِدھر ملے

نام خدا تھا، نامِ محمدؐ تھا، دست گیر
پایاب و باکنار مجھے سب بھنور ملے

ہو ان کی خاکِ پا ہی مرا سرمۂ نظر
جس سے ہو نارسا بھی رسا، وہ نظر ملے

کوئی کمالِ فن بھی نہیں نعت سے بڑا
ہیں سب سے باکمال جنہیں یہ ہنر ملے

ہے نعت مشکبو کہ انہیؐ سے ہے گفتگو
اپنی کہوں جمیلؔ جو اپنی خبر ملے

نعت

ہر مکاں اور ہر زماں کے لئے
ہیں محمدؐ کہاں کہاں کے لئے
کیسے مایوس ہو کے بیٹھ رہیں
وہ تو رحمت ہیں دو جہاں کے لئے
کتنا آفاق گیر ان کا عمل
ہر مکاں اور لامکاں کے لئے
آخر اس کو ملی کہ تھی معراج
کاشفِ حسنِ بیکراں کے لئے
ہر جگہ ان کی حکمرانی ہے
وہ یہاں کے لئے، وہاں کے لئے
ہم بھی دیکھیں تو خود کو پہچانیں
وہ تو ہیں آئینہ جہاں کے لئے
ان کی امت ہیں کامراں ہوں گے
ہم تو آئے ہیں امتحاں کے لئے
وہی شافی ہیں اور کافی ہیں
اپنے دل اور اپنی جاں کے لئے
رہبروں کا بھی راستہ ہے وہی
وہ کہ تھا، میرِ کارواں کے لئے

○

نعت

کوئی بھی اور جہاں میں گہر جبیں نہ ملے
جمال جو رخِ احمدؐ پہ تھا کہیں نہ ملے

بڑے ہی لعل و جواہر کہاں کہاں دیکھے
مگر حضورؐ کے دل سا کہیں نگیں نہ ملے

وہ انگبیں جو تری بات بات سے ٹپکا
جہاں بھی ڈھونڈنے جائیں وہ انگبیں نہ ملے

ہیں بہترین ہزاروں مگر محمدؐ سا
کوئی بھی ظاہر و باطن میں بہتریں نہ ملے

مثال فقر کی ایسی کوئی ملے گی کہاں
ملے ہیں تخت نشیں، بوریا نشیں نہ ملے

خدا کے ساتھ ہیں جلوہ نما محمدؐ بھی
خدا سے ان سے زیادہ کوئی قریں نہ ملے

جمیلؔ ذکر سنا ہے بہت حسینوں کا
جگہ جگہ ہیں حسیں، آپؐ سا حسیں نہ ملے

○

نعت

چلے تھے آپؐ جن پر کیسے کیسے راستے ہوں گے!
وہ کیسی قربتیں ہوں گی، وہ کیسے فاصلے ہوں گے!
سلیقہ ہی سلیقہ تھا، قرینہ ہی قرینہ تھا
وہ کیا آزادیاں ہوں گی وہ کیسے ضابطے ہوں گے
رموزِ زندگی پیارے نبیؐ نے جو سکھائے تھے!
خلوص و مہر و حکمت ہی کے سارے سلسلے ہوں گے
نبیؐ کے عہد میں ہوتے تو سب کچھ دیکھتے ہم بھی
عمل کے بھی عبادت کے بھی کیا کیا معجزے ہوں گے!
وہ جن کے عزم سے ٹوٹے طلسماتِ شہنشاہاں
وہ کیا کیا لوگ ہوں گے ان کے کیسے حوصلے ہوں گے!
اتارے طوق سارے ' بت گرائے سب امارت کے
مسلماں جذبِ ایماں، حبِ انساں میں ڈھلے ہوں گے
زمیں سے عرشِ اعظم تک سفر کیسا تھا چاہت کا!
انوکھے زاویے ہوں گے، نرالے منطقے ہوں گے
وہ راتیں جو گزرتی تھیں خدا سے ہم کلامی میں
وہ کیسی صحبتیں ہوں گی وہ کیسے رتجگے ہوں گے!
جمیلؔ اجلے حرا کی خلوتوں سے تا دمِ آخر
میانِ شاہد و مشہود کیا کیا رابطے ہوں گے!

○

نعت

خدا کے اے آخری پیغمبرؐ، امامِ کعبہ، سلام تجھ پر
زماں کی دھڑکن، مکاں کی زینت، جہاں کے آقاؐ سلام تجھ پر
تجھی سے ہے قدر و منزلت بھی، تجھی سے ہے اپنی آخرت بھی
حکیمِ امت، شمیمِ جنت، نسیمِ بطحا، سلام تجھ پر
تو آئینہ سارے آئینوں کا، تو معجزہ سارے معجزوں کا
بلندیوں سے عظیم تر، عظمتوں کے خواجہؐ سلام تجھ پر
تہی ہے اول تہی ہے آخر، تو روشنی ہے تو زندگی ہے
قدم قدم پر ترا سنبھالا، ترا اجالا، سلام تجھ پر
تو ہادی و رہنما ہمارا، تو پاسباں، ناخدا ہمارا
تو اپنا ملجا، تو اپنا ماویٰ، تو اپنا مولاؐ، سلام تجھ پر
تو سچ کا رستہ دکھانے والا، نشانِ باطل مٹانے والا
تو حسن، پیار اور خیر کا بیکراں حوالہ، سلام تجھ پر
جو حرف قرآن میں لکھا تھا، وہ حرف تیری زبان پر تھا
بدل دیا تو نے ایک پل میں جہاں کا نقشہ، سلام تجھ پر
زمانے بھر کو سکھائی تو نے فقط محبت کی حکمرانی
لہو کی مانند تو رگ و پے میں چلنے والا، سلام تجھ پر
جلال کی انتہا بھی تو ہے، کمال کا سلسلہ بھی تو ہے
تو دل سے ہو کر گذرنے والا، جمیل رستہ، سلام تجھ پر

○

مصنف: جمیل ملک

ولادت: راولپنڈی

تعلیم: ایم۔ اے اردو، ایم۔ اے فارسی، بی ایڈ
ڈپلوما صحافت (پروفیسر ریٹائرڈ)

تصانیف:

۱. سروِ چراغاں (غزل)
۲. طلوعِ فردا (نظم)
۳. ندیم کی شاعری فکر، فن، شخصیت (تنقید)
۴. پردۂ سخن (غزل)
۵. پسِ آئینہ (نظم)
۶. شاخِ سبز (غزل)
۷. سجری چھاں (پنجابی شاعری)
۸. خورشیدِ جاں (نظم)
۹. صدف ریزے (ہائیکو)
۱۰. ادبی منظر نامے (تنقیدی مضامین)
۱۱. اوصاف (حمد و نعت)

زیر ترتیب:

(۱۲) تنقیدی مضامین (۱۳) غزلیں (۱۴) ہائیکو (۱۵) گیت (۱۶) نظمیں (۱۷) پنجابی شاعری

اعزازات:

۱. بہترین استاد کا ایوارڈ (ڈائریکٹوریٹ کینٹ اینڈ گیریژن تعلیمی ادارے پاکستان)۱۹۸۱
۲. آدم جی ادبی ایوارڈ(پاکستان رائٹرز گلڈ "پسِ آئینہ" شعری مجموعہ) ۱۹۸۴ء
۳. نقوش ایوارڈ، بہترین شاعری ۱۹۸۷ء
۴. وثیقۂ اعتراف: مادر علمی گارڈن کالج راولپنڈی کی طرف سے (پچاس سالہ علمی اور ادبی خدمات) ۱۹۹۵ء
۵. رائٹرز کلب ایوارڈ (پچاس سالہ حسن کارکردگی) (ادب و شاعری) ۱۹۹۶ء
۶. پی ایف آئی، مارگلہ واٹرز اسلام آباد کی طرف سے ایوارڈ (زندگی بھر کی علمی و ادبی خدمات) ۱۹۹۷ء

تذکرے اور کوائف:

۱۹۷۰ء کی دہائی میں اشاعت پذیر ہونے والی انتھالوجز میں

۱. "انٹر نیشنل ہو از ہو آف پوئٹری" (۲) "من آف اچیومنٹس" (۳) "انٹر نیشنل ہوز ہو آف انٹیلکچولز، انٹر نیشنل بائیو گرافیکل سنٹر(انگلینڈ)

جمیل ملک نے شاعری کی ہر صنف کو اتنے سلیقے سے برتا ہے کہ اب ان کا کہنا حرفِ آخر میں شمار ہونے کے لائق ہے۔ ظاہر ہے یہ شاعر جب نعت تخلیق کرے گا تو عقیدت کے علاوہ سالہا سال کی مشقِ سخن اور خاص طور پر صنفِ غزل میں ان کے کمالاتِ ہنر، ان کی نعتوں کو مرصّع کر دیں گے اور اس مجموعے کی نعتیں اس حقیقت کی شاہد ہیں کہ جمیل ملک نعت نگاری میں بھرپور تحسین و آفرین کے مستحق ہیں۔ انہوں نے حضورِ رسالت مآب صلعم کے اسوۂ حسنہ اور تعلیمات کو اپنی نعتوں کا موضوعِ خاص قرار دے کر نعت میں بھی وہ منفرد مقام حاصل کر لیا ہے جو دیگر اصنافِ سخن میں انہیں برسوں سے حاصل ہے۔

احمد ندیم قاسمی
دسمبر ۱۹۹۷ء